﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿……اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿……عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 17

جمعۃ المبارک 05/مارچ 2010ء

18/ربیع الاوّل 1431 ہجری قمری ❁ 05/امان 1389 ہجری شمسی

شمارہ 10

حضرت فاطمہؓ کی وفات کی پیشگوئی

حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی آخری بیماری میں مجھے فرمایا:۔

”میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور میرے اہل بیت میں تم سب سے پہلے مجھے آن ملوگی اور خدا نے تمہیں جنتی عورتوں کا سردار بنا دیا ہے۔ پہلی خبر پر مَیں رو دی اور دوسری بات پر مَیں مسکرا اٹھی۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ حدیث نمبر3353)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

انبیاء ورسل کا گروہ ہرگز ہرگز اپنی جاہ وحشمت کو نہیں چاہتے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مصالح کی بنا پر انہیں عطا کرتا ہے۔

ایک طرف انبیاء ورسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہل دنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

”دیکھو موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے مامور کرنا چاہا اور فرعون کی طرف ہدایت اور تبلیغ کی خاطر بھیجنے کی بشارت دی تو انہوں نے عذر شروع کر دیا کہ مَیں نے ان کا ایک خون کیا ہوا ہے بھائی کو بھیج دیا جاوے۔ یہ کیا بات تھی؟ یہ ایک قسم کا استغناء اور اہل عالم سے الگ رہنے کی زندگی کو پسند کرنا تھا۔ یہی استغناء ہر ماموراور مُرسل کو ہوتا ہے اور وہ تنہائی کی زندگی کو بہت پسند کرتا ہے اور یہی ان کے اخلاص کا نشان ہوتا ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے لئے منتخب کرتا ہے کیونکہ وہ ان کے دل پر نظر کرکے خوب دیکھ لیتا ہے کہ اس میں غیر کی طرف قطعاً توجہ نہیں ہوتی اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور تعمیل امر ہی کو اپنی زندگی اور حیات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

آں کس کہ تُرا شناخت جہاں را چہ کُند   فرزند و عیال و خانماں را چہ کُند
دیوانہ کنی و ہر دو جہانش بخشی   دیوانۂ تو دو جہاں را چہ کُند

اس کے دل میں بڑا بننے سے طبعاً نفرت اور کراہت ہوتی ہے۔ مگر وہ لوگ جو خود اس قسم کی کبریائی کی بیہودہ خواہشوں کے غلام اور اسیر ہوتے ہیں وہ اپنے نفس پر قیاس کرکے ان کی نسبت بھی یہی سمجھتے ہیں کہ وہ بڑا بننے کی خواہشوں سے ایسے دعوے کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ اتنا نہیں دیکھتے کہ ان کا دعویٰ تو ان پر ایک آفتوں اور مصائب کا طوفان لے آتا ہے اور ان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ ہر طرف سے ان کی مخالفت کے لئے ہاتھ اور زبان چلتی ہے اور کوئی دقیقہ اُن کو دُکھ دینے میں اٹھا نہیں رکھا جاتا۔ پھر یہ کیسی بے انصافی اور ظلم ہے کہ ان کی نسبت یہ وہم کیا جاوے کہ وہ خواہش کبریائی سے ایسا کرتے ہیں۔ یہ بہتان عظیم ہے۔ وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا جلال اور اس کی عظمت کا اظہار اور اس کی کبریائی کے اعلان کو پسند کرتے ہیں اور ان کے لئے اپنی جان، ایک جان کیا ہزار جان بھی، دینے کو تیار ہوتے ہیں۔ افسوس اہل دنیا ان کے حالات سے بے خبر اور ناواقف ہوتے ہیں اس لئے اس قسم کے اعتراض کرتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مصالح پسند فرماتے ہیں کہ ان کو باہر نکالا جاوے اور وہ دنیا کے سامنے نکلیں اور وہ خدا جو اہل دنیا سے مخفی ہوتا ہے ان کے وجود میں نظر آوے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ جس چیز سے انسان نفرت کرتا ہے وہی اس کو دیتا ہے اور جس کی طرف بھاگتا ہے اس سے محروم کیا جاتا ہے۔ انبیاء و رسل کا گروہ ہرگز ہرگز اپنی جاہ وحشمت کو نہیں چاہتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مصالح کی بنا پر انہیں عطا کرتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گزرے ہیں اور اس لحاظ سے ان سب کو گویا ایک ہی سمجھو کیونکہ سب کے ساتھ ایک ہی معاملہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے کسی ایک کو بھی ذلیل اور خوار نہیں کیا اس لئے کہ اُن کی ذلّت اللہ تعالیٰ کی ذلّت ہے۔ (تعالیٰ شانہٗ)۔ جو لوگ ان کے خلاف کرتے ہیں اور مخلوق کو عظمت دیتے ہیں گویا اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی رِدا مخلوق کو پہناتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مردود ہوتے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء ورسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہل دنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ (الشعراء:4)۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تُو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہمّ وغم نہ کر۔ اس غم میں شاید تو اپنی جان ہی دے دے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمدردیٔ مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔ اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا۔ یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہوسکتی۔

مخلوق تو انہیں کاذب اور مفتری کہتی ہے اور وہ مخلوق کے لئے مرتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ یہ ہمدردی والدین میں بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ وہ جب دیکھتے ہیں کہ اولاد سرکش اور نافرمان ہے یا اور نقص اس میں پاتے ہیں تو آخر اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر انبیاء رسل کی یہ عادت نہیں۔ وہ مخلوق کو دیکھتے ہیں کہ ان پر حملہ کرتی اور ستاتی ہے لیکن وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قدر دعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل میں ایک پیاس لگا دی تھی کہ لوگ مسلمان ہوں اور خدائے واحد کے پرستار ہوں۔

جس قدر کوئی نبی عظیم الشان ہوتا ہے اسی قدر یہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور یہ پیاس جس قدر تیز ہوتی ہے اسی قدر جذب اور کشش اس میں ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء اور جمیع کمالات نبوت کے مظہر تھے اسی لئے یہ پیاس آپ میں بہت زیادہ تھی اور چونکہ یہ پیاس بہت تھی اسی وجہ سے آپ میں جذب اور کشش کی قوت بھی تمام راستبازوں اور ماموروں سے بڑھ کر تھی جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ آپ کی زندگی ہی میں کُل عرب مسلمان ہوگیا۔ یہ کشش اور جذب جو مامورین کو دیا جاتا ہے وہ مستعد دلوں کو تو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ان لوگوں کو جو اس سے حصہ نہیں رکھتے دشمنی میں ترقی کرنے کا موقعہ دیتا ہے۔

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست   در باغ لالہ روید و در شورہ بوم وخس

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 419 تا 421۔جدید ایڈیشن)

کیا آپ اپنے گھر میں پُرسکون ماحول کے خواہشمند ہیں!

(ماہنامہ مصباح دسمبر 2009ء میں 'رشتوں میں دوریاں کیوں' کے عنوان سے ایک تحریر شائع ہوئی۔ یہ تحریر ماہنامہ مصباح کے شکریہ کے ساتھ چند اضافوں کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔)

اگر آپ اپنے گھر میں پُرسکون ماحول کے خواہشمند ہیں تو آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنا اور ایک دوسرے کو اعتماد دینا سیکھیں۔

مَیں ایک ایسی شادی شدہ لڑکی کو جانتی ہوں جس کو بالکل اپنے آپ پر اعتبار نہیں۔ ہر وقت ڈری، سہمی، خاموش اور گم سُم۔ شادی سے پہلے وہ ایسی نہ تھی۔ بلا کی پُر اعتماد، شوخ و چنچل تھی۔ ہوتی کیوں نہ؟ ماں باپ کا بھرپور تعاون جو تھا جو اسے مضبوط اعتماد دیئے ہوئے تھا۔ شادی کیا ہوئی اس کی تو شخصیت ہی بدل گئی۔ حالانکہ شادی کے بعد تو لڑکی کی شخصیت زیادہ نکھر کر سامنے آتی ہے۔ وہ پہلے سے زیادہ مضبوط اور پُر اعتماد ہو جاتی ہے۔ کچھ وقت اس کے ساتھ گزارنے کے بعد مَیں نے اس منفی تبدیلی کی وجہ پالی۔

ہمارے معاشرے میں بعض شادی شدہ لڑکیوں میں عدم اعتماد یا خود اعتمادی میں کمی کی وجہ ان کے شوہر کا ان پر اعتماد نہ کرنا ہے۔ جبکہ شادی کے بعد ہمیشہ لڑکی میں خود اعتمادی اس کے شوہر کی طرف سے ساتھ دینے کی وجہ سے آتی ہے۔ اگر شوہر بیوی پر اعتماد کرے اور حق گو ہونے پر اس سے تعاون کرے تو خود بخود عورت میں اعتماد آتا ہے اور سسرال میں بھی اس کی عزت ہوتی ہے۔

اگر شوہر اپنی بیوی کی عزت نہ کرے، احساس کرے نہ پرواہ، ہر ایک کے سامنے اس کی خامیاں اور بُرائیاں بیان کر کے اسے شرمندہ کرتا رہے تو اس کی کیا عزت ہوگی۔ اس کی شخصیت تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ خواہ بعد میں میاں بیوی اپنا رویہ درست کرتے ہوئے نارمل ہو بھی جائیں لیکن سسرال والوں کے سامنے یہ لڑکی کبھی پہلی سی عزت نہیں لا پائے گی۔ پھر وہ چاہے کتنی ہی اپنے سسرال والوں کی خدمت کرے لیکن وہ اس لڑکی میں کوئی نہ کوئی خامی تلاش کرتے رہیں گے اور پھر اس کے شوہر کے گھر لوٹنے پر اس کے کان بھی بھریں گے۔ غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی اگر شوہر اپنی امی اور بہنوں کا ساتھ دے تو کیا عورت خود اعتماد رہ سکتی ہے؟

رخصتی کے وقت جس کے دل میں ہزاروں اُمنگوں کے ساتھ ساتھ سوال اٹھ رہے ہوں۔ آنے والی نئی زندگی کی ذمہ داریوں اور مشکلات ونشیب وفراز کے بارہ میں سوچتے ہوئے کشمکش میں ہو اور کمزور ہو رہی ہو تو ایسے میں وہ شوہر کے تعاون کے بغیر کسی بھی طور پر مضبوط اور بااعتماد نہیں ہو سکتی۔ اگر شوہر اس پر اعتماد کرے، اس کے ساتھ زیادتی ہونے پر اس کا ساتھ دے، اس کے حق میں بولے تو عورت میں خود اعتمادی اور وقار پیدا ہوتا ہے۔ وہ خود بخود اپنے پاؤں اس گھر میں جمے ہوئے محسوس کرتی ہے۔ اسے یہ ناز ہوتا ہے کہ اگر میرے ساتھ زیادتی ہوگی تو مَیں اکیلی نہیں، میرا ساتھ دینے والا شوہر ہے۔ یہی ناز اس عورت کو حوصلہ اور مضبوطی دیتا ہے۔

ہمارے معاشرہ میں بعض مرد اپنی بیوی پر اعتماد نہیں کرتے۔ انہیں اپنی بیوی سے شکایات رہتی ہیں۔ اور وہ اس کا اظہار ہر ایک سے کرتے رہتے ہیں جن سے معاملات اور کمزور ہو جاتے ہیں کیونکہ مخلص لوگ بہت کم ہوتے ہیں اور تماشا دیکھنے والے بہت۔

سو مردوں کو سمجھنا چاہئے کہ ہماری بیویاں ہمارے وجود ہی کا حصہ ہیں۔ اگر ان میں کوئی خامیاں ہیں بھی تو ہم میں بھی ہو سکتی ہیں۔ کوئی بھی انسان مکمل نہیں۔ ہر ایک میں کوئی نہ کوئی خامی اور نقص ہوتا ہے۔ اگر کوئی ہر نقص سے پاک ہے تو وہ صرف اللہ کی ذات ہے۔

اگر کسی گھر میں کوئی گھریلو اختلاف ہو بھی گیا ہے تو مرد گھر کا سربراہ ہونے کے ناطے سے کسی ایک فریق کا ساتھ دینے کی بجائے غیر جانبداری کا مظاہرہ کرے۔ ماں بہنوں کی محبت میں بیوی سے زیادتی نہ کرے اور بیوی سے محبت میں ماں بہنوں کو نیچا نہ دکھائے۔ اپنے رویّہ اور جذبات میں توازن پیدا کرے تا کہ گھر میں کوئی بھی فرد عدم اعتماد کا شکار نہ ہو۔ عورت چونکہ خم دار پسلی کی طرح ہے اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ اگر عورت پر اعتماد کیا جائے اس کا حوصلہ بڑھایا جائے تو عورت سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں۔

بیوی یا بہو پر ہر وقت کی نکتہ چینی اور ان کی کمزوریوں اور کاہلیوں کا جا بجا تذکرہ کرتے وقت یہ بھی سوچنا چاہئے کہ کل کو آپ کی بیٹی بھی کسی کے گھر بیاہی جائے گی۔ اگر اسے وہاں ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑے تو اس سے آپ کو کس قدر تکلیف پہنچے گی۔ اس لئے ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا چاہئے اور تقویٰ سے کام لینا چاہئے۔

اگر آپ اپنے گھر میں پُرسکون ماحول کے خواہشمند ہیں تو آج سے عہد کریں کہ دوسروں کی خامیاں اور بُرائیاں تلاش کرنے کی بجائے اپنی اصلاح کریں گے اور اپنے ہر رشتے کو محبت اور ایمانداری سے نبھائیں گے۔ خدا پر مکمل توکل کرتے ہوئے ہر مشکل کا صبر اور دعا سے مقابلہ کریں گے۔ پھر یہ ممکن نہیں کہ آپ کے کسی رشتے میں کبھی کوئی دوری یا دراڑ آئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام سے انتخاب

چوں مرا نورے پئے قومِ مسیحی دادہ اند — مصلحت را ابنِ مریم نامِ من بنہادہ اند
مے درخشم چوں قمر تابم چو قرصِ آفتاب — کور چشم آنا نکہ درانکارہا افتادہ اند
بشنویداے طالباں کزغیب بکنند ایں ندا — مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند
صادقم و از طرفِ مولیٰ بانشانہا آمدم — صد درِعلم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند
آسمان بارد نشاں الوقت میگوید زمیں — ایں دوشاہد از پئے تصدیقِ من استادہ اند

دوستاں خود را نثارِ حضرت جاناں کنید — دررہِ آں یارِ جانی جان و دل قرباں کنید
آں دلِ خوش باش را کاندر جہان جوید خوشی — از پئے دینِ محمدؐ کلبہ احزاں کنید
از تعیّش ہا بروں آئید اے مردانِ حق — خویشتن را از پئے اسلام سرگراں کنید

ترجمہ: چونکہ مجھے عیسائی قوم کے لئے ایک نور دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے میرا نام ابنِ مریم رکھا گیا۔ میں چاند کی طرح روشن ہوں اور آفتاب کی طرح چمکتا ہوں۔ وہ اندھے ہیں جو انکار میں پڑے ہوئے ہیں۔ اے طالبو سنو غیب سے یہ آواز آرہی ہے کہ ایک مصلح درکار ہے کیونکہ ہر جگہ فساد پیدا ہو گئے ہیں۔ میں صادق ہوں اور مولیٰ کی طرف سے نشان لے کر آیا ہوں۔ علم و ہدایت کے سینکڑوں در مجھ پر کھولے گئے ہیں۔ آسمان نشان برسا رہا ہے اور زمین پکار رہی ہے کہ یہی وقت ہے۔ میری تصدیق کے لئے یہ دو گواہ کھڑے ہیں۔

اے دوستو اپنے تئیں معشوقِ حقیقی پر قربان کر دو اور اس جانی دوست کی راہ میں اپنی جان و مال نثار کر دو۔ اس آرام پسند دل کو جو اس جہان میں خوشیاں ڈھونڈتا ہے محمدؐ کے دین کی خاطر بیت الحزن بنا دو۔ اے مردان خدا عیش وعشرت کی زندگی چھوڑ دو اور اب اپنے آپ کو اسلام کی خاطر سرگرداں کرو۔

غزل درباب شہدائے احمدیت

جہاں سے دیکھیں ،جدھر بھی دیکھیں برس رہا ہے لہو ہمارا
بجھی نہیں جس کی پیاس اب تک وہ کوبکو ہے عدو ہمارا

ازل سے ہی سایۂ اجل میں نماز پڑھتے ہیں سرمدی ہم
کیا ہے اپنے لہوسے ہم نے تو کیسے ٹوٹے وضو ہمارا

کسی طرح ہر حسینؓ کو رسم کربلا تو نباہنی ہے
حسینیت کے ہیں مدعی ہم تو کیا یہ سر کیا گلو ہمارا

پڑاؤ کیسا ، الاؤ کیسا قدم نہیں رکتے عاشقی میں
شب ستم کو خبر تو ہوگی کہ ساتھ ہے ماہ رُو ہمارا

جمیلؔ کیا ہنس کے جان دیتے ہوئے یہ سب مردوزن ہیں پاگل؟
کسی یقیں پر ہی پُرفشاں ہے علَم یہاں چار سُو ہمارا

(جمیل الرحمٰن)

''نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے''

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر83

80 کی دہائی میں بیعت کرنے والے

بعض مخلص عرب

(8)

مہا دبوس صاحبہ

پچھلی قسط میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ جماعت احمدیہ کا کچھ لٹریچر پڑھنے کے بعد محترمہ مہا صاحبہ نے اپنے پاکستانی کولیگ سے کہا کہ مجھے اس احمدی عورت سے ملاؤ جسے تم کافر کہتے ہو۔اب مکرمہ مہا صاحبہ کی زبانی ملاحظہ ہو کہ آگے کیا ہوا۔

ایک ''کافر'' سے ایمان افروز ملاقات

میری درخواست پر کچھ دنوں کے بعد میرے اس پاکستانی کولیگ نے اپنی احمدی ہمسائی کے ساتھ میری ملاقات کا بندوبست کر دیا۔جب مَیں اس کو ملنے کے لئے جارہی تھی تو راستے میں اپنے عربی ہونے اور عربی دانی پر فخر وغرور محسوس کررہی تھی، خصوصًا یہ سوچ کر میرا سر کچھ اور بلند ہوگیا تھا کہ میرے مدّمقابل ایک پاکستانی عورت ہے جسے نہ عربی زبان کا علم ہے نہ قرآن کریم کا، اس لئے مَیں اسے بڑی آسانی سے قائل کرلوں گی اور آج غلط عقائد سے اسے تائب کروانے میں کامیاب لوٹوں گی۔لیکن جب مَیں اس کے گھر پہنچی اور اس سے بات چیت شروع کی تو مجھے فورًا ہی احساس ہو گیا کہ میرا اندازہ غلط ہے اور یہ کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا مَیں نے سمجھا تھا۔چنانچہ مَیں نے اس عورت کی حرکات وسکنات اور اس کی بات چیت بلکہ ہر ہر لفظ پر غور کرنا شروع کر دیا تا کہ کوئی ایسی غیر اسلامی بات مجھے مل جائے جس کی بناء پر مَیں اپنے ایمان اور عقیدہ کی افضلیت ثابت کرنے کیلئے بات کا آغاز کرسکوں، لیکن مَیں نے اسے نہایت مخلص اور پکی مسلمان پایا۔مجھے اس کے گھر میں یا اس کے قول وفعل میں کوئی غیر اسلامی بات نہ مل سکی بلکہ مَیں نے اسے اپنے سے بہت بہتر مسلمان پایا۔جب اس نے قرآن کریم کی بعض آیات کے معانی بیان کرنے شروع کئے تو میں اس کے فہمِ قرآن کے سامنے حیرت زدہ رہ گئی بلکہ اس کی نہایت منطقی تفسیر نے مجھے کئی آیات کے بارہ میں اپنا فہم درست کرنے پر مجبور کیا۔مَیں نے اس کے گھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر بھی پہلی دفعہ دیکھیں۔اس نے مجھے عیسیٰ علیہ السلام کے واقعۂ صلیب اور ان کی نجات کے بارہ میں تفصیل سے بتانا چاہا۔مَیں نے کہا کہ ہمیں عیسیٰ علیہ السلام کی موت یا حیات سے کیا لینا دینا؟ لیکن اس نے مجھے یہ کہہ کر قائل کرلیا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس کی اتباع کرنے اور اسے سلام پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے ہمیں علم ہونا چاہئے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا اور ان کا ظہور کس صورت میں ہونا ہے تا کہ ہم ان کو پہچاننے میں ٹھوکر نہ کھا جائیں۔اس کی یہ بات مجھے کچھ دیر کے لئے ماضی میں لے گئی اور مجھے اپنی والدہ کی بات یاد آگئی جب انہوں نے مجھے عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بارہ میں بتایا تھا، نیز یہ کہ وہ دوبارہ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ مَیں نے اپنی امی سے پوچھا تھا کہ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ یہی وہ عیسیٰ ہیں جو آسمان سے نازل ہوئے ہیں۔اس وقت میری والدہ نے کہا تھا کہ اگر کوئی عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کرے گا اور تین کی بجائے خدائے واحد کی عبادت اور عیسائیت کی بجائے دین اسلام کی اتباع کی طرف بلائے گا اور کسی انجیل کی بجائے قرآن کی حکومت قائم کرنے اور اسلام کی عظمت اور غلبہ کے لئے کام کرے گا تو ثابت ہوگا کہ وہی حقیقی عیسیٰ ابن مریم ہیں جن کی آمد کی خبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں دی ہے۔

اپنی والدہ کا یہ قول یاد آیا تو مجھے اس احمدی عورت کی بات بھی کچھ کچھ سمجھ آنے لگی۔لیکن اس کے دلائل کے باوجود بانیٔ جماعت احمدیہ کو مسیح موعود اور امام مہدی مان لینا میرے لئے ممکن نہ ہوسکا۔لہذا مَیں نے اس احمدی عورت سے مطالعہ کے لئے مزید کتب مانگیں۔اس بار اس نے جو کتب دیں ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال اور تحریرات بھی تھیں۔آپ کی خدا تعالیٰ اور رسول خدا ﷺ سے بے نظیر محبت، قرآنی آیات کی بے مثال تفسیر اور اسلامی تعلیمات کی حکمتوں کا بیان میرے دل ودماغ کو مسحور کر گیا۔آپ کی تحریرات کا حرف حرف میرے خیالات اور سوچوں پر ایسے چھا گیا کہ مَیں اس کی اسیر ہو کے رہ گئی۔ حضور علیہ السلام کی محبت میرے دل میں گھر کرگئی۔ اتنا کچھ ہو جانے کے باوجود مجھے یہی خیال آرہا تھا کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد عظیم عالم اور ایک ولی اور صالح انسان تھے لیکن شاید احمدیوں نے آپ کے مقام ومرتبہ کے بارہ میں غلو سے کام لیتے ہوئے آپ کو نبی، امام مہدی اور مسیح موعود سمجھنا شروع کر دیا۔لہذا مَیں نے اس احمدی عورت سے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب نے خود یہ دعویٰ کیا ہے؟ اس نے بڑی شدّومدّ کے ساتھ اس کی تصدیق کی۔ مَیں نے عجیب کشمکش کے عالم میں مزید دو ماہ تک اس احمدی عورت کی دی ہوئی کتب کا مطالعہ کیا، بالآخر میرے ذہن میں ایک بہت مضبوط سوال پیدا ہوا کہ اگر مرزا صاحب نے خود اپنے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو باوجود سو سال گزرنے کے آج تک مصر میں ہم نے ان کے بارہ میں کیوں نہ سنا؟ اور عربوں میں سے کثیر تعداد میں آپ پر ایمان لانے والے کیوں نہ ہوئے؟

الحاج محمد حلمی الشافعی صاحب سے ملاقات

جب مَیں نے اس احمدی عورت کو فون کر کے مذکورہ سوال دہرایا تو اس نے کہا کہ آپ کا خیال درست نہیں ہے کیونکہ عربوں کی بھی ایک کثیر تعداد جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکی ہے۔مَیں نے پوچھا اگر یہ بات ہے تو کیا میری ان میں سے کسی کے ساتھ ملاقات ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔

یہ 1989ء کا سال اور صد سالہ جشن تشکر کے ایام تھے جب مصر سے الحاج حلمی الشافعی صاحب بعض عربی کتب کی نظر ثانی اور ان کی اشاعت میں مدد کے لئے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے اور اسلام آباد میں مقیم تھے۔ چنانچہ یہ احمدی عورت مجھے الحاج محمد حلمی الشافعی صاحب سے ملانے کے لئے اسلام آباد لے گئی۔اس ملاقات میں مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ برطانیہ بھی شامل تھے۔جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے دین کی خدمت اور تبلیغ کے لئے زندگی وقف کی ہوئی ہے تو میرے لئے خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔مَیں عیسائی مبلغوں کی کارروائیوں اور جھوٹے عقائد پھیلانے کے سلسلہ میں ان کی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے نہایت دل شکستہ تھی اور مسلمانوں کی سستی اور غفلت کی وجہ سے سخت مایوسی کا شکار تھی۔لیکن جب مجھے یہ پتہ چلا کہ اسلام آباد میں رہنے والے تمام افراد ہی مبلغین ہیں اور انہوں نے اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہیں تو میری خوشی دیدنی تھی۔یہ میری زندگی کا ایک خواب تھا اور میری آنکھیں ایسے لوگوں کو دیکھنے کے لئے ترستی تھیں جنہوں نے تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہوں۔آج میری خواہش کی تکمیل، میرے دیرینہ خواب کی تعبیر میری آنکھوں کے سامنے تھی۔ان کی باتیں، ان کے کام، ان کے اخلاق، علوم اور ان کی تفسیر اور احکام اسلامیہ کی حکمتوں کا بیان سن کر مجھے ایسے لگا جیسے مَیں آج سے چودہ سو سال قبل والے حقیقی اسلام کے زریں عہد میں جی رہی ہوں۔ ایسے موقعہ پر محترم حلمی شافعی صاحب سے تفصیلی بات چیت اور مکرم لئیق احمد طاہر صاحب کی گرانقدر نصائح میرے لئے کسی بیش قیمت خزانہ سے کم نہ تھیں۔

ایک لیلۃ القدر

جب مَیں گھر لوٹی تو بڑی متعجب تھی کیونکہ مَیں تو کئی سال سے ایسی ہی جماعت کے وجود کی خواہاں تھی جس کی غرض وغایت خدمت دین ہو، جس کے افراد مخلص اور محض دینی جذبہ کے تحت زندگیاں وقف کئے ہوئے ہوں، یہ سب کچھ سوچ کر مجھے صحابہ کا زمانہ یاد آگیا اور اب پہلی دفعہ مجھے بانیٔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں امام مہدی اور مسیح موعودؑ کے الفاظ سے بھی کوئی اجنبیت محسوس نہ ہوئی۔ بلکہ سمجھ آنی شروع ہوگئی کہ عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت سے مراد مہمات دینیہ اور حالات وواقعات کی مشابہت ہے۔ اس سوچ کے بعد میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ مَیں بھی اس جماعت کا حصہ بن جاؤں۔لیکن ابھی تک ایک مسئلہ کی مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی۔ مَیں آنحضرت ﷺ کو خاتم الأنبیاء ماننے کے بعد کسی اور نبی کی نبوت پر ایمان خود آنحضرت ﷺ سے خیانت اور آپ کی اہانت کے مترادف سمجھ رہی تھی۔دوسری طرف یہ بھی خیال آتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ سے اس قدر محبت رکھنے والا شخص جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے کی جرأت کیسے کرسکتا ہے، اور کیسے ممکن ہے کہ وہ خدائی تائید کے بغیر اتنے اعلیٰ معارف اور حکمتوں پر مشتمل کتب کی تالیف میں کامیاب ہوجائے؟ اور کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص خود تو گمراہ ہو لیکن وہ ایسی پاک جماعت پیدا کر جائے جو علم وایمان اور تبلیغ دین کے جہاد میں اپنی مثال آپ ہو؟ کیسے ہوسکتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے اس گستاخی کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی عظمت وتوقیر اور علوشان کے ایسے گیت گانے والے ہوں جس کا عشر عشیر بھی دیگر مسلمانوں میں نظر نہ آئے؟ کس طرح یقین کرلوں کہ ایک کافر جماعت اسلام کے نام پر اس قدر فتوحات اور کامیابیاں حاصل کرتی جارہی ہو جبکہ اسی عرصہ میں اسلام کے ٹھیکیداروں اور دعویداروں کا حال بد سے بدتر ہوتا جارہا ہو؟ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور قرآن کریم کے مطابق شجرۂ خبیثہ پر شجرۂ طیبہ کے پھل نہیں لگتے۔

یہ سب سوچ کر پہلی دفعہ میرے دل میں آیا کہ ہوسکتا ہے بانی جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کے امتی نبی ہونے کے دعویٰ میں سچے ہوں۔اور آپ کی نبوت آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ظل ہو۔لیکن دوسری طرف یہ خوف بھی دامنگیر تھا کہ اگر یہ بات غلط ہوئی تو کہیں مَیں ان سوچوں سے اپنے خدا کے غضب کی مورد نہ بن جاؤں۔میری خوش قسمتی تھی کہ مَیں مصر سے اور اپنے اہل وعیال سے دور تھی اور کسی سے اس بارہ میں مشورہ نہ کرسکی۔اور برطانیہ میں مجھے کسی ایسے مولوی کا پتہ نہ تھا جس کی رائے پر بھروسہ کیا جاسکے۔لہذا میرے سامنے صرف ایک ہی راستہ تھا کہ خدا کے حضور جھکا جائے اور اسی سے راہنمائی طلب کی جائے۔ اس وقت مجھے استخارہ کے درست طریق کا بھی علم نہ تھا لہذا مَیں نے بڑے درد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم کی دعا کی اور ساری رات یہی دعا کرتے کرتے گزر گئی۔ یہ مسئلہ میرے دل ودماغ اور اعصاب پر ایسے چھا چکا تھا کہ مجھے ساری رات میں ایک پل بھی نیند نہ آئی۔لیکن طلوع فجر کے ساتھ ہی میرے دل میں بھی سچائی کا آفتاب روشن ہو گیا۔ رات کے دن میں بدلنے کے ساتھ ہی میرا دل بھی بدل گیا۔میرے اندھیرے احمدیت کے روشن دن کے نور سے چھٹ گئے اور خوف وانقباض کی جگہ ایمان وانشراح جاگزیں ہوگیا۔مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے اس رات کسی نے تمام امور کے بارہ میں میری راہنمائی فرما دی ہے، اور دیگر مسائل کے علاوہ نبوت کا مسئلہ بھی بڑی آسانی سے حل ہوگیا۔مَیں نے سوچا کہ آنحضرت ﷺ رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے ہیں تا کہ ہر قسم کی خیر اور نعمتوں سے تمام عالم کو فیضیاب کریں۔ اور سب سے بڑی نعمت نبوت ہے۔اس لئے یہ کہنا تو کسی طور درست نہ ہوگا کہ رحمۃ للعالمین نے آتے ہی تمام عالم کو نعمتوں سے فیضیاب کرنے کی بجائے سب سے بڑی نعمت سے محروم کردیا۔ بلکہ اگر ان کی اتباع سے یہ نعمت بھی کسی کو ملتی ہے تو اس میں آپ ﷺ کی ہی عظمت شان ہے۔ یہ رمضان المبارک کے ایام تھے اور یہ رات میرے لئے لیلۃ القدر کی رات بن گئی۔مَیں نے اپنی سابقہ زندگی پر نظر دوڑائی، اپنی دعاؤں اور اسلام کے غلبہ کے لئے تڑپ، اور مومنوں کی جماعت کی تمنا، جیسے تمام امور کا مجھے جواب مل گیا۔ مجھے یوں لگا جیسے ایک نور میرے اندرونے کو روشنیوں سے بھر گیا ہے۔جس نے ہر قسم کا غم وفکر اور حزن وقلق دور کر دیا ہے اور ایک عجیب خوشی اور خوش بختی کے احساس سے دل مالا مال ہوگیا ہے۔ یہ مسیح موعود اور امام مہدی کو پہچاننے کی خوش بختی اور سعادت تھی۔اسی خوش بختی پر غور کرتے ہوئے میری آنکھیں بھیگ گئیں اور مَیں نے کہا کہ کاش مَیں آج سے ایک سو سال پہلے کے زمانہ میں ہوتی اور اس پیارے اور حبیب کی ملاقات سے فیضیاب ہوتی جس کا انتظار سینکڑوں سالوں سے ہو رہا تھا۔

بیعت کا مرحلہ

صبح ہوتے ہی میں اس احمدی عورت کو ملنے اس کے گھر پہنچ گئی اور اسے حقیقت حال سے آگاہ کیا۔اس پر اس نے کہا: لگتا ہے آپ عنقریب ہماری جماعت میں شامل ہوجائیں گی۔ مجھے اس کی اس بات پر تعجب ہوا۔کیونکہ مَیں تو یہی سمجھ رہی تھی کہ مَیں مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا حصہ بن چکی ہوں، بلکہ شاید اپنے خیالات کے اعتبار سے

مَیں تواس سے قبل بھی احمدی ہی تھی۔ پھر بھی اس کا یہ کہنا کہ آپ عنقریب ہماری جماعت میں شامل ہوجائیں گی، میری سمجھ سے باہر تھا۔ تاہم اس وقت اس بارہ میں مزید بات نہ ہوسکی۔

اب مَیں نے یہ سوچنا شروع کیا کہ کس طرح اپنے اہل خاندان کو ان امور کی وضاحت کروں گی۔ مجھے یقین تھا کہ وہ میری بات سمجھ جائیں گے اوراس حقیقی اسلام کو قبول کرلیں گے۔ لیکن دوسری طرف ان کے انکار کا بھی خوف تھا۔ لہذا مَیں نے اس احمدی عورت سے مل کرمکرم حلمی الشافعی صاحب کے ساتھ ملاقات کی تا کہ مَیں اپنے خاندان کی طرف سے متوقع اعتراضات کے جوابات اوراپنے عقائد کے دفاع کے لئے دلائل سیکھ سکوں۔ اس ملاقات میں مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ بھی موجود تھے۔ ہماری گفتگو کے دوران ہی ایک پاکستانی نوجوان آیا اورمکرم حلمی الشافعی صاحب کے سامنے ایک کاغذ رکھا جو کہ بیعت فارم کا عربی ترجمہ تھا تا حلمی صاحب اس پر آخری نظر ڈال لیں اور پھر صد سالہ جشن تشکر کے سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پراس کی اشاعت ہوسکے۔ یہ نوجوان عبدالمومن طاہر صاحب تھے۔ جب مَیں نے اس کاغذ کے بارہ میں دریافت کیا تو مجھے حلمی صاحب نے بتایا کہ یہ بیعت فارم ہے اورحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اورآپ کی جماعت احمدیہ میں شمولیت کا یہ رسمی طریق ہے۔ مَیں نے کہا کہ مَیں نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مان لیا ہے اورآپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتی ہوں لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس کا صحیح طریق کیا ہے لہذا آپ مجھے بھی ایک کاپی دیں تا کہ مَیں اس فارم کو پر کر کے اس رائج طریق کے مطابق جماعت میں شمولیت کا اعلان کروں۔ حلمی صاحب نے مجھے کسی قدر انتظار کا مشورہ دیا تا کہ مَیں پورے وثوق سے یہ قدم اٹھاؤں۔ لیکن مَیں نے انکار کردیا اور کہا کہ اگر کل مَیں اس دنیا سے گزر جاؤں تو بیعت نہ کرنے کا گناہ کس کے سر ہوگا؟ چنانچہ مَیں نے دس شرائط بیعت پڑھیں جو کہ بذات خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک دلیل ہیں، اوراسی وقت بیعت فارم پر کردیا۔

یوں 9/جولائی 1989ء کو میری روحانی ولادت ہوئی۔ اس دن مکرم لئیق احمد طاہر صاحب نے مجھے اپنی قیمتی نصائح سے نوازا جو مجھے آج تک یاد ہیں اوران سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ آج تمہارے سفر کا اختتام نہیں بلکہ ایک نئے سفر کا آغاز ہوا ہے۔ احمدیت کوئی پھولوں کی سیج نہیں بلکہ اس راہ میں بہت سی تکالیف اٹھانی پڑیں گی اور بہت سی قربانیاں پیش کرنی پڑیں گی، لیکن ثبات قدم دکھانے والوں کا ہی انجام بخیر ہوتا ہے، اور وہی خداتعالیٰ کا قرب پانے والے بنتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس روحانی ولادت کے ساتھ ہی مجھے اپنی دیرینہ خواہش بھی یاد آگئی کہ کاش میں آنحضرت ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئی ہوتی تو آپ اورآپ کے صحابہ کے ساتھ مل کر جہاد کرتی۔ آج میری روحانی ولادت آپؐ کے ظل کے زمانہ میں ہوگئی تا مَیں جہاد اکبر یعنی نفس کو پاک کرنے کے جہاد اورقلم کے جہاد میں شامل ہوکر اپنی دیرینہ خواہش کی تکمیل کرسکوں۔

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی

اگلے دن جب مَیں کام پر گئی تو اپنے پاکستانی کولیگ کو بتایا کہ تمہاری بات درست ثابت ہوئی اور مجھ پر جماعت احمدیہ کی صداقت کا جادو چل گیا ہے اورمَیں نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ یہ خبراس کے لئے کسی بجلی کے جھٹکے سے کم نہ تھی، وہ ہکابکّا رہ گیا۔ مَیں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ وہ اپنے آپ کو ملامت کررہا تھا کہ وہ میرے ''کفراورارتداد'' کا باعث بنا ہے، اورمَیں اس کا شکریہ ادا کررہی تھی کہ مجھے اس کی وساطت سے احمدیت جیسی عظیم نعمت مل گئی۔

احمدی عورت کا تعارف

گزشتہ سطور پڑھتے ہوئے قارئین کرام کے ذہن میں یہ سوال ضرور پیدا ہورہا ہوگا کہ یہ خوش قسمت احمدی عورت کون تھی جن کی تبلیغی کوششوں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے محترمہ مہا دبوس صاحبہ جیسی صالح خاتون کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔

یہ خوش قسمت خاتون محترمہ حفیظہ صادقہ بھٹی صاحبہ ہیں جو حافظ بشیرالدین عبیداللہ صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ احمدیہ کی بیٹی ہیں۔ مکرم حافظ صاحب مرحوم کو موریشس، یوگنڈا، لائبیریا، سیرالیون اورگیمبیا کے علاوہ 1968 سے 1972ء تک فلسطین اور کبابیر میں بطور مبلغ خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ ہماری درخواست پر اس تبلیغی داستان کو انہوں نے اپنے الفاظ میں قلمبند کر کے ارسال فرمایا ہے جوانہی کی زبانی نظر قارئین ہے۔

یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت ہے کہ مجھے ایک نہایت مخلص اور اورفدائی عرب خاتون کے بارہ میں تحریر کرنے کا موقع مل رہا ہے جس نے اپنے شباب کے دور میں زندگی کے نئے موڑ پر قدم رکھا اور صبر واستقامت کے ساتھ ان مقدس راہوں کو چنا جس پر آئندہ نسلیں ہمیشہ ناز کریں گی انشاءاللہ۔

23/مارچ 1989ء کو احمدیت کی صد سالہ جوبلی کا مبارک دن تھا جسے ساری جماعت نے بہت دعاؤں کے ساتھ شروع کیا۔ اس دن کی ابتدا بڑے بابرکت طریق سے ہوئی اور بفضلِ خدا خاکسارہ نے منتخب آیات قرآنِ کریم، منتخب احادیث نبویہ اورمنتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سیٹ بنا کر بعض ایسے غیراز جماعت گھرانوں میں جا کر تحفہ دئے جن کے ساتھ میرے ذاتی تعلقات تھے۔ ایک غیر احمدی مسلمان فیملی کو جن کے ساتھ میرا قریبی تعلق تھا مَیں نے حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ''دیباچہ تفسیر القرآن'' کا انگریزی ترجمہ بھی تحفہ میں دیا۔ اُن صاحب کا نام فاروق اعوان اور اہلیہ کا نام خالدہ ہے۔ فاروق صاحب نے وہ کتاب اپنے دفتر میں ایک عرب خاتون مہا دبوس کو پڑھنے کے لئے دے دی جو کہ وہاں بطور سوِل انجینئر ملازم تھیں۔

اس طرح خداتعالیٰ نے یہ نایاب تحفہ ایسے قابل اورقدردان کے ہاتھ میں پہنچا دیا جسے اپنے دین سے بے حد محبت تھی، الحمدللہ۔ مہا دبوس ایک معتبر اور رئیس خاندان کی بیٹی ہیں۔ اُن دونوں وہ اپنے شوہر اور ایک بیٹے کے ساتھ علاقہ چوبہم کے نہایت اعلیٰ مقام پر رہائش پذیر تھیں۔ ان کا بنگلو اگرچہ دنیاوی زیب وزینت کی تمام نعمتوں سے آراستہ تھا مگر شاید ان کے دل میں کوئی سچی تمنا کروٹیں لے رہی تھی۔ اسی سال ماہِ رمضان میں وہ اپنے پاکستانی کولیگ سے ہمارا پتہ لے کر ہمارے گھر پہنچ گئی۔ ایک خوش پوش، صورت اورسیرت میں بہت بھلی خاتون میرے سامنے حیرانگی کے عالم میں سراپا سوال تھی کہ یہ جماعت کیسے وجود میں آسکتی ہے جبکہ بقول ان کے امام مہدی کا ظہور تو عرب قوم سے وابستہ ہے۔ وہ حضرت مصلح موعودؓ کی اس اعلیٰ تصنیف سے بہت متأثر تھی۔ سچائی کی جستجو اوراللہ کی تقدیر اسے یہاں لے آئی۔ گفتگو کا سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ مذہب سے لگاؤ تو اسے بچپن سے ہی تھا اس لئے کام پر بھی عیسائی دوستوں میں تبلیغ کا موقع پاتی رہی مگر یہاں آکر احمدیت کے تعارف اور جماعتی نظام کی عظمت نے تو اسے ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ رخصت ہوتے وقت مَیں نے دو عدد کتابیں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا انگریزی ترجمہ اورعربی میں ''المسیح الموعود'' تحفۃً دیں۔ دو ہفتہ کے بعد ہم پھر ملے۔ باتوں کا سلسلہ جاری رہا، مجھے انگریزی زبان پر پورا عبور تو نہ تھا، جوشِ محبت میں کیسے سمجھانے کی کوشش کی کچھ یاد نہیں مگر اتنا جانتی ہوں کہ سچائی کا پیغام اس کے دل کو چھونے لگا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کردہ مزید کتب کا مطالبہ کیا۔ اس بار اس کی باتوں میں حقیقت کو پالینے کا جذبہ نظر آتا تھا۔ خیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'مسیح ہندستان میں' اور ایک دو اور تصنیفات دیں، اب یہ سلسلہ بڑی تیزی سے بڑھنے لگا۔ خداتعالیٰ نے فطرت میں بات کی گہرائی اور حق کی شناخت کا جذبہ رکھا تھا اس لئے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو سمجھنے کی تڑپ مہا کو اپنے گھریلو مسائل اور آنے والے خدشات کے باوجود کھینچ لاتی رہی۔ جماعتی کتب اس سرعت سے پڑھتی تھیں کہ گویا نگلے جارہی تھیں۔ سچی خواہش اورسعی کے ساتھ ساتھ دلی شفا اور روح کی سیرابی کے لئے دعا ان کا معمول بن گیا۔ عبادت گزار تو پہلے ہی تھی مگر احمدیت کے معاملہ میں تو عجب کشمکش اور بیقراری کا عالم تھا۔ خود بھی اس کے لئے دعا کا موقع مل رہا تھا لیکن مہا کے حالات اور تشنگی کے بارہ میں حضرت خلیفہ رابعؒ کی خدمت میں خاکسارہ باقاعدگی سے خصوصی دعا کی درخواست کرتی رہی اور خداتعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور اقدس کی بابرکت دعاؤں سے اس کی تقدیر بدل گئی۔ بہت قلیل عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کے سینے کو اپنے نور سے منور کردیا اور شجر احمدیت کو ایک شیریں پھل لگا، الحمدللہ۔

مجھے یاد ہے کچھ ماہ بعد جب مہا کو اسلام آباد لے کر گئی جہاں اُن کی ملاقات مکرم محترم حلمی شافعی صاحب سے کروانا مقصود تھا نیز مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ بھی موجود تھے، اپنے ہم وطن کو دیکھ کر مہا کے چہرے کی رونق قابلِ دید تھی۔ اُن کے ساتھ تین چار گھنٹے کی ملاقات اور گفتگو کے بعد اس کی طبیعت میں بشاشت نمایاں طور پر نظر آنے لگی۔ دورانِ گفتگو کھانے کا بھی انتظام تھا مگر اس بندی خدا کو تو جلد جلد روحانی مائدہ کو ہی جذب کرنا تھا۔ شبہات کے بادل چھٹ چکے تھے مگر تشفیٔ قلب کی تمنا کچھ باقی تھی۔ وہ رات شاید اس نے اپنے ربّ کے حضور گریہ وزاری اور التجا میں ہی گزار دی۔ اگلے روز صبح صبح ہی میرے پاس آئی اور 100 پاؤنڈز کا چیک بڑی انکساری سے میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بے اختیار بغلگیر ہوگئی اور کہا یہ حقیر سا تحفہ اُس کی طرف سے جماعت کو دے دینا۔ اس کی کیفیت نے مجھے بھی آبدیدہ کردیا۔ خلوصِ دل، ایثار ومحبت اور شکر وامتنان میں دیا ہوا اس کا یہ پہلا ہدیہ بارگاہ الٰہی میں بڑے پیار سے قبول ہوا اور ایک بے چین روح کی تسکین کے سامان ہوگئے۔ چند دن کے بعد اسلام آباد مکرم حلمی شافعی صاحب کے ساتھ دوسری ملاقات تھی غالبًا دو تین گھنٹے کے بعد یہ نگینہ احمدیت کی آغوش میں آگیا الحمدُ للہ۔ بیعت فارم پُر کرلینے کے بعد مکرم محترم حلمی صاحب نے دعا کروائی جس میں مکرم لئیق احمد طاہر صاحب بھی شامل تھے۔ دعا کے بعد مکرم لئیق طاہر صاحب نے مہا کو جماعت کی طرف سے قرآنِ کریم کا پانچ جلدوں پر مشتمل انگریزی تفسیر کا سیٹ تحفہ میں دیا۔ اس کے بعد اسلام آباد کی مسجد طرف جاتے ہوئے کہنے لگی کہ دعا تو مَیں ہمیشہ کرتی تھی لیکن جو رقت اور لذت مجھے اس سفر کے دوران اوراب بیعت کے بعد نصیب ہوئی ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ بعدازاں مسجد کو دیکھتے ہی اس کی زبان پر یہ فقرات تھے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایسی ہی سادہ مسجد ہوا کرتی تھی۔ ساتھ ہی کہا کہ مَیں چھوٹی عمر میں ہی جب آپ ﷺ اور صحابہؓ کے واقعات سنتی تو میرے دل میں یہ شدید تڑپ اٹھتی کہ کاش میں بھی ان جانثاروں میں شامل ہوتی۔ اُسے کیا معلوم تھا کہ ایک دن اس کی یہ معصوم مگر سچے اور خالص دل سے نکلی ہوئی خواہش وہ قادرِ مطلق خدا کس رنگ میں پوری کرنے والا ہے۔

بہرحال بعد کے واقعہ کا مختصر بیان یہ کہ مہا کو بہت چاہنے والے شوہر نے احمدیت کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ والدین، اکلوتی بہن اور دوسرے عزیز واقارب نے نہ صرف ردّ کردیا، حتّٰی کہ جگر کا ٹکڑا بھی چھین لیا گیا، حجاب اوڑھنے کی وجہ سے ملازمت بھی جاتی رہی۔ لیکن اس دور میں آنے والا کوئی کٹھن مرحلہ، کوئی دشوار گھڑی مہا کے ایمان کو متزلزل نہ کرسکی۔ ظاہری ہر سہارا چھوٹ چکا تھا مگر دستِ قدرت نے اپنی رحمت سے اس ستم رسیدہ کو تھام لیا اور فقط رضائے باری کی خاطر ہمت وحوصلہ سے قربانی دینے والی کے لئے خود تسکین کے سامان پیدا کردیئے اور فضلوں کے دروازے کھول دئے۔

(ان حالات وواقعات کی مزید تفصیل اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔)

(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A. Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

خطبہ جمعہ

جولوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں ماننے والے ان میں نہ خلافت قائم ہوسکتی ہے اور نہ ہی ان کو وہ برکات حاصل ہوسکتی ہیں جو اس سے وابستہ ہیں۔

بعض لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں، جذباتی فیصلے ہورہے ہوتے ہیں، غیروں میں شادیاں ہورہی ہوتی ہیں جس سے پھر آئندہ نسلیں تباہ ہورہی ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ پورا خاندان دین سے ہٹ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو عاجزی میں بڑھاتے ہوئے، توکّل میں بڑھاتے ہوئے، اپنے ایمان میں ترقی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے اپنی مدد اور نصرت کا جو سلوک رکھا ہمیں بھی ایسے عمل کی توفیق دے کہ ہم اس میں سے حصہ لیتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین، اس پر توکّل، اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے ان کے حق میں نصرت و تائید اور غیرت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 12/فروری 2010ء بمطابق 12/تبلیغ 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہؓ کے ایسے ایمان افروز واقعات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح وہ یقین پر قائم تھے، اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان کو یقین تھا۔ اور کیسا ان کا توکّل تھا اور کیسی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی محبت تھی اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے غیرت کے کیسے عجیب نمونے دکھاتا رہا، ان کا اظہار فرماتا رہا۔

پہلا واقعہ تو یہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بیان فرماتے ہیں کہ وہاں (یعنی کشمیر میں) ایک بوڑھے آدمی تھے انہوں نے بہت سے علوم وفنون کی حدود یعنی تعریفیں یاد کر رکھی تھیں۔ اور بڑے بڑے عالموں سے کسی علم کی تعریف دریافت کرتے۔ وہ جو کچھ بھی بیان کرتے یہ جو عالم صاحب تھے، یہ اس میں کوئی نہ کوئی نقص نکال دیتے۔ کیونکہ ان کو ہر چیز کی تعریف کے پختہ الفاظ یاد تھے۔ اس طرح ہر شخص پر اپنا رعب بٹھانے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرِ دربار مجھ سے دریافت کیا (راجہ کے دربار میں) کہ مولوی صاحب! حکمت کس کو کہتے ہیں؟ اس نے اپنی طرف سے ایسا سوال کیا کہ کوئی تعریف بتائیں گے تو مَیں غلطی نکالوں گا۔ تو حضرت خلیفہ اولؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ شرک سے لے کر عام بداخلاقی سے بچنے کا نام حکمت ہے۔ وہ حیرت سے دریافت کرنے لگے کہ یہ تعریف حکمت کی کہاں لکھی ہے؟ تو خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس دہلی کے حکیم تھے جو حافظ بھی تھے، بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ ان کو سورۃ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع کا ترجمہ سنا دو جس میں آتا ہے کہ ذٰلِكَ مِمَّا اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ (بنی اسرائیل:40) پھر تو وہ بہت حیرت زدہ ہوئے۔

(ماخوذاز حیات نور۔ صفحہ 174۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)۔

(مرقاۃ الیقین صفحہ 253,254 مطبوعہ ربوہ)

یہ چوتھا رکوع 32 آیت سے لے کر 41 آیت تک ہے۔ اس میں مختلف باتیں بیان کرکے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہ سب برائیاں ہیں اور ان سے بچنا حکمت ہے۔ یہ تو علماء کو چیلنج کیا کرتے تھے لیکن اس قسم کے علماء ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جن کا مقصد علم پھیلانا نہیں ہوتا بلکہ اپنی علمیت کا رعب ڈالنا ہوتا ہے۔ تقویٰ سے عاری ہوتے ہیں۔ آجکل کے علماء کا بھی یہ حال ہے۔ اُس زمانہ میں بھی تھا کہ دوسروں پر اپنا علمیت کا رعب ڈالا جائے۔

آج کل مختلف ٹی وی چینلز آتے ہیں۔ اور ان میں یہ لوگ نظر آتے ہیں۔ اس حوالہ سے مَیں سب احمدیوں سے اور خاص طور پر نوجوانوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کل جو مختلف ٹی وی پروگرام آرہے ہیں ان کے حوالوں سے متأثر نہ ہوجایا کریں۔ مثلاً پچھلے دنوں میں پاکستان میں ایک ٹی وی چینل پر ایک عالم نے نوجوانوں کو اپنے ساتھ لگانے کے لئے، اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایک یہ شوشہ چھوڑا کہ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا ہوا کہ عورتوں کے لئے پردہ ضروری ہے، یہ تو صرف نبی کی بیویوں کے لئے تھا۔ حالانکہ قرآن کریم میں سورۃ احزاب میں جہاں نبی کی بیویوں کے لئے حکم ہے وہاں عام مومنوں کے لئے بھی حکم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (الاحزاب:60) کہ اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ جب وہ باہر نکلا کریں تو اپنی چادر سروں پر گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔ اب اس میں بھی بعض لوگوں نے تاویلیں نکالنی شروع کر دی ہیں کہ چادر سروں سے گھسیٹ کر سینوں پہ لانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سر ننگا بھی ہوجائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ عموماً مسلمان ملکوں میں اب نہ سر کا پردہ رہا ہے نہ ہی باقی جسم کا پردہ رہا ہے۔ اس کی وجہ سے یہاں یورپ میں تو ایک ردّعمل ہے جو پردہ کے خلاف بعض جگہ مہم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی عالم صاحب جو ہیں، مَیں نے خود تو ان کا پروگرام نہیں سنا لیکن یہی مَیں نے سنا ہے کہ انہوں نے ایک یہ بھی شوشہ چھوڑا ہے کہ قرآن کریم سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ اب خلافت کی ضرورت ہے یا یہ کہ خلافت قائم رہے گی۔ ہاں بلاشبہ ان لوگوں کے لئے تو نہیں ہے کیونکہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے نہیں ہیں، زمانہ کے امام کو ماننے والے نہیں ہیں، نہ ان میں خلافت قائم ہوسکتی ہے اور نہ ہی ان کو وہ برکات حاصل ہوسکتی ہیں جو اس سے وابستہ ہیں۔ بہرحال یہ تو ضمناً ایک ذکر آ گیا۔

اگلا واقعہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ہی ہے۔ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کہیں لاہور تشریف لائے۔ (یہ پہلے کی بات ہے) ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ان دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتے تھے۔ کالج کے پروفیسر مسٹر آرنلڈ صاحب نے کہا کہ تثلیث کا مسئلہ کسی ایشیائی دماغ میں آ ہی نہیں سکتا۔ (یعنی یہ عیسائیوں کا مسئلہ ہے یہ تو کسی ایشیائی دماغ میں نہیں آ سکتا)۔ تو ڈاکٹر صاحب موصوف جو علامہ اقبال کہلائے، وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں آئے اور پروفیسر

کی یہ بات بتائی۔ اور عرض کی کہ مَیں اس کا جواب کیا دوں؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ پروفیسر صاحب کو جا کر کہیں کہ اگر آپ کا یہ دعویٰ صحیح ہے تو حضرت مسیحؑ اور آپ کے حواری بھی اس مسئلے کو نہیں سمجھے ہوں گے کیونکہ وہ بھی ایشیائی تھے۔ یہ جواب سن کر پروفیسر صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ گویا انہوں نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہی نہیں۔ پھر آگے لکھا ہے کہ سنا گیا ہے کہ یورپ میں بھی ایک کانفرنس میں انہوں نے یہ اعتراض پیش کیا مگر وہاں سے بھی انہیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ (ماخوذ از حیات نور۔ عبدالقادر (سابق سوداگر مل) صفحہ 106-107 جدید ایڈیشن ۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ۔ربوہ)

پھر ایک واقعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں جبکہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں طاعون کے حملے ہو رہے تھے مَیں تبلیغ کی غرض سے موضع گوٹریالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات گیا اور وہاں ایک مخلص احمدی چوہدری سلطان عالم صاحب کے پاس چند دن رہا۔ دوران قیام میں ہر رات مَیں ان کے مکان کی چھت پر چڑھ کر تقریریں کرتا رہا اور لوگوں کو احمدیت کے متعلق سمجھاتا رہا۔ چونکہ ان تقریروں میں اُن لوگوں کو طاعون وغیرہ کے عذابوں سے بھی ڈراتا رہا۔ اس لئے ایک دن صبح کے وقت اس گاؤں کے کچھ افراد میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ نے اپنی تقریروں میں مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو طاعون وغیرہ سے بہت ڈرایا ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ موضع گوٹریالہ بہت بلندی پر واقع ہے اور پھر اس کی فضا اور آب و ہوا اتنی عمدہ ہے کہ یہاں وبائی جراثیم پہنچ ہی نہیں سکتے۔ تو مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے ان کو کہا کہ یہ تو بالکل درست ہے۔ مگر آپ لوگ یہ بتائیں کہ مجھ سے پہلے کبھی کوئی احمدی مبلغ اس گاؤں میں آیا ہے جس نے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کی ہو؟ ۔ گاؤں والوں نے کہا نہیں پہلے تو کوئی نہیں آیا۔ تو مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے کہا یہی وجہ ہے کہ آپ کا گاؤں ابھی تک محفوظ ہے۔ اب میری تبلیغ اور آپ لوگوں کے انکار کے بعد بھی اگر یہ گاؤں خداتعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہا تو پھر مَیں سمجھوں گا کہ واقعی اس گاؤں کی عمدہ فضا خداتعالیٰ کے ارشاد وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16) کی وعید کو روک سکتی ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کسی بستی میں رسول نہ بھیج دیں)۔ تو کہتے ہیں کہ خداتعالیٰ کی حکمت ہے کہ مَیں تو ان لوگوں کو یہ بات کہہ کر چلا آیا لیکن چند دن بعد ہی اس گاؤں میں چوہے مرنے شروع ہو گئے۔ پھر طاعون نے ایسا شدید حملہ کیا کہ اس گاؤں کے اکثر محلّے موت نے خالی کر دیئے اور کئی لوگ بھاگ کر دوسرے دیہات میں چلے گئے۔

(ماخوذ از حیات قدسی از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی صفحہ 136 ۔جدید ایڈیشن ۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے بھی مختلف طریقے ہیں۔ طاعون تو ایک ایسا عذاب تھا جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے خبر دی تھی ۔ پھر آپ نے اپنا ایک نشان زلزلوں کا بھی بتایا۔ آج بھی دنیا میں مختلف شکلوں میں عذاب آ رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نہ پہچان کرنا چاہتے ہیں، نہ زمانہ کے امام کی پہچان کرنا چاہتے ہیں۔ نہ دنیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پہچان کرنا چاہتی ہے بلکہ حسّ ہی مر گئی ہے۔ دنیا میں ہر جگہ تباہی پر تباہی آ رہی ہے۔ لیکن بالکل اس بارہ میں سوچنے کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کو عقل دے اور دنیا کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

پھر ملک صلاح الدین صاحب مولانا بقاپوری صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے کے بارہ میں اپنی روایت میں لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سندھ کے علاقہ میں تبلیغی مشن قائم فرمایا۔ مولانا بقاپوری صاحب کو اس علاقہ میں امیر التبلیغ مقرر فرمایا۔ اس وقت سنجوگی قوم میں جو سندھ میں ایک لاکھ کے قریب ہے آریہ قوم نے ملکانوں کی طرح ارتداد کا جال پھیلا دیا تھا۔ مولانا صاحب محنت کر کے چند ماہ میں سندھی کی چند کتابیں پڑھ کر تقریر کرنے کے قابل ہو گئے۔ (اب یہ بھی اس زمانہ میں ان لوگوں کی بڑی ہمت اور محنت اور شوق تھا کہ چند مہینے میں سندھی زبان بھی سیکھ لی اور تقریر کرنے کے قابل بھی ہو گئے۔) اور اولاً سب علاقہ میں آریہ سماجیوں کا کامیابی سے مقابلہ کیا۔ جس جگہ یہ لوگ سادہ لوح سندھیوں کو ورغلا کر ارتداد پر آمادہ کرتے مولانا صاحب وہاں پہنچ کر انہیں اسلام پر پختہ کرتے۔ اس طرح شب و روز کی ایک لمبی جدوجہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ سات آٹھ ماہ میں ہی سنجوگی قوم جو تھی اس سے آریہ سماج مایوس ہو گئے اور ارتداد کی یہ آگ بھی سرد ہو گئی۔

لیکن پھر دوسرے سال یہ واقعہ ہوا کہ 1924ء میں علماء، امراء، فقراء یہ تینوں مل کر مولوی صاحب کے مقابلے پر کھڑے ہو گئے اور جا بجا مباحثات شروع ہو گئے اور مولانا بقاپوری صاحب اکیلے ہوتے تھے اور غیر احمدی علماء کافی تعداد میں آتے تھے۔ بعض دفعہ کہتے ہیں کہ درجن تک ہو جاتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ آپ ہی کو غلبہ ہوتا۔ نتیجتاً احمدیت کی طرف لوگوں کی توجہ اور بڑھتی گئی۔..........

اس وجہ سے سندھ میں بعض مقامات پر جماعتیں بھی قائم ہو گئیں۔ پھر مزید لوگ باتیں سننے لگے۔ دلچسپی پیدا ہوئی تو علماء پر بھی رعب پڑ گیا اور مولوی بقاپوری کا نام لے کر کہتے تھے کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس سے جو شریف لوگ تھے ان کی مزید توجہ پیدا ہوئی۔ بہت سے افراد کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ 1928ء میں (باوجود علالت کے وہ مختلف شہروں میں جا کے تبلیغ کر رہے تھے تو اس وقت سندھی احمدیوں کی صرف ایک جماعت تھی جو دو چار خاندانوں پر مشتمل تھی لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 50 جماعتیں وہاں قائم ہو گئیں۔) مولانا بشارت بشیر صاحب بھی لکھتے ہیں کہ سنجوگی قوم نے قبول اسلام کے بعد غیر مسلم اقارب سے رشتے ناطے جاری رکھے اور یہی وجہ ان کے ایمان کی کمزوری کی ہوئی۔ بعد میں پھر آہستہ آہستہ وہ احمدیت سے بھی اور اسلام سے بھی دور ہٹتے چلے گئے۔

پس آج بھی احمدیوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں، جذباتی فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں۔ غیروں میں شادیاں ہو رہی ہوتی ہیں جس سے پھر آئندہ نسلیں تباہ ہو رہی ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ پورا خاندان دین سے ہٹ جاتا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ مولانا صاحب کو علم ہوا کہ لاڑکانہ کے قریب ایک شہر میں شدھی ہونے والی ہے۔ تو آپ وہاں پہنچے اور مسلمان حافظ گوکل چند نامی کو جو رئیس اور وہاں کے مسلمان نمبردار تھے، انہیں سمجھایا۔ کہنے لگے مولویوں نے ہماری مدد نہیں کی۔ اب ہندوؤں سے عہد ہو چکا ہے پرسوں سارا شہر جو ہے وہ ہندو ہو جائے گا۔ پھر انہوں نے مولوی صاحب کو کھانے کے لئے کہا تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا مَیں تمہاری روٹی ہرگز نہیں کھاؤں گا اور ساتھ ہی زار زار رونا شروع کر دیا۔ اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ پھر باتیں کرنے لگے۔ آپ کو کھانا کھانے کو کہا آپ نے پھر انکار کر دیا اور آنسو جاری رہے۔ تو رئیس نے کہا کہ عہد توڑنا تو جرم ہے، گناہ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ایمان سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ تو یہ بات اس کی سمجھ میں آ گئی اور اس نے کہا کہ ہم ہرگز شدھ نہیں ہوں گے اور ہم خط بھجوا دیتے ہیں کہ وہ ہرگز نہ آئیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ پہلے آپ خط لکھیں۔ پھر مَیں کھانا کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے خط لکھوایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور ہم تمہیں بھی اس کے قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی اپنا مذہب نہیں چھوڑے گا اور اگر کسی نے دوبارہ آنے کی کوشش کی تو بہت ذلیل ہو گا۔ اس کے بعد پھر آپ نے کھانا کھایا اور آریہ وہاں بھی ناکام ہوئے اور بڑے تلملائے۔ (ماخوذ از اصحاب احمد جلد 10 صفحہ 236,234۔ جدید ایڈیشن ۔مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

سید سرور شاہ صاحب کے بارہ میں ایک روایت ہے کہ حضرت مولوی صاحب کا علم جس اعلیٰ پایہ کا تھا اور علماء ہم عصر پر جو اثر تھا وہ ذیل کے واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ (حضرت سرور شاہ صاحب بڑے لمبے عرصہ تک مفتی سلسلہ بھی رہے ہیں۔) سید صاحب علاج کے لئے ہری پور میں مقیم تھے کہ ہسپتال کے قریب ایک پہلوان سے آپ نے دریافت کیا کہ یہ سامنے مولوی صاحب کون ہیں۔ (آپ کو کوئی مولوی صاحب نظر آئے ہوں گے)۔ اس نے کہا کہ کوٹ نجیب اللہ کے مولوی منہاج الدین ہیں جو اپنے آپ کو رئیس المناظرین کہتے ہیں اور آپ سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ (انہوں نے سنا کہ مولوی صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں اور بڑے عالم ہیں تو انہوں نے غیر احمدی مولوی سے کہا کہ اچھا مَیں تو بہت بڑا مناظر ہوں۔ تو مَیں مباحثہ کروں گا۔) آپ کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ نئی بات جو آپ نے اختیار کر لی ہے اس کے متعلق یعنی احمدیت کے بارہ میں کل اس مقام پر اسی وقت 10 بجے مباحثہ ہو گا۔ چنانچہ آپ اگلے روز انتظار کرتے رہے اور مخالف مولوی نہ آئے۔ (یہ بھی بڑا دلچسپ واقعہ ہے۔) ہری پور بازار کے آخری سرے کے آگے کچھ حصہ خالی ہے۔ پھر سکندر پور بازار شروع ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہری پور بازار کی طرف آپ روانہ ہوئے اور وسط میں پہنچ کر دیکھا کہ مولوی صاحب اور اس کے ساتھی آ رہے ہیں لیکن آپ کو دیکھتے ہی واپس مڑے اور بھاگنا شروع کر دیا۔ یعنی اس غیر احمدی مولوی نے بھاگنا شروع کر دیا۔ تو مولوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں بھی ان کے پیچھے دوڑا۔ میرا خیال تھا کہ جامعہ مسجد میں پہنچے ہوں گے لیکن وہاں سے پتہ لگا کہ وہ ادھر نہیں آئے۔ چنانچہ مَیں دوسری طرف گیا تو دیکھا کہ مولوی صاحب ایک کیچڑ والے نالے میں سے گزر کر پار باغ کی طرف جا رہے ہیں۔ وہ پہلوان جو تھا وہ اس کنارے پر کھڑا بڑے زور سے ہنس رہا تھا۔ اتنا ہنس رہا تھا کہ ہنس ہنس کے اس کی آنکھوں سے آنسو آ گئے۔ تو اس نے بتایا کہ یہ مولوی منہاج الدین صاحب کل فلاں مولوی صاحب کے پاس سکندر پور گئے اور ان سے کتابیں لے کر مباحثہ کے لئے تیاری کرنے لگے اور ساری رات کتابیں پڑھتے رہے۔ صبح مولوی صاحب (یعنی جو دوسرے غیر احمدی مولوی صاحب تھے) فجر کے لئے آئے تو دریافت کیا کہ آپ کیا کر رہے ہیں کہ آپ ساری رات نہیں سوئے۔ انہوں نے کہا مولوی سرور شاہ صاحب کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے حوالے تلاش کرتا رہا ہوں۔ لیکن جس تفسیر کو دیکھتا ہوں اس میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی اور وفات دونوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس لئے کوئی قاطع دلیل (کوئی اچھی دلیل جو منہ بند کرانے والی ہو) وہ نہیں مل رہی۔ تو سکندر پور والے مولوی صاحب استاذ الکُل تھے انہوں نے مباحثہ کے لئے تیاری کرنے والے مولوی کو کہا کہ مولوی سرور شاہ صاحب کے احمدی ہونے کی وجہ سے مجھے آپ سے زیادہ صدمہ ہوا ہے اور مجھے بھی ان لوگوں نے ان کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے آمادہ کیا ہے لیکن مَیں نے اس امر سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اس لئے کہ مولوی صاحب سارے ضلع کو آگے لگا لینے والے ہیں ان سے مباحثہ کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمام ضلع کے علماء ان کے آگے آگے بھاگنے لگیں گے اور ان سے جتنی زیادہ باتیں کی جائیں گی اتنا ہی زیادہ نقصان ہو گا

اور علماء کی مٹی پلید ہو گی۔ سو پہلوان نے کہا کہ اسی وجہ سے مولوی صاحب مباحثہ کے لئے آپ کے پاس نہیں آئے اور اب آپ کو دیکھ کر بھاگ گئے ہیں۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد پنجم صفحہ 44-454 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

آج بھی علماء کا یہی حال ہے۔ دعوے بڑے کرتے ہیں۔ ٹی وی پر بھی آتے ہیں لیکن جب پیغام بھیجو کہ ٹھیک ہے ہمارے سے اپنے ٹی وی چینل پہ یا ہمارے پہ ایک مناظرہ کر لو تو کوئی جواب ہی نہیں دیا جاتا۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو الہام ہے۔ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ (تذکرہ صفحہ 53 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ) اس کا اللہ تعالیٰ آپ کے ماننے والوں کے ذریعہ بھی لوگوں پر اثر دکھا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ قادیان میں ایک دفعہ پادری زویمر آیا۔ یہ دنیا کا مشہور ترین پادری اور امریکہ کا رہنے والا تھا۔ وہ وہاں کہیں بہت بڑے تبلیغی رسالہ کا ایڈیٹر تھا اور یوں بھی ساری دنیا کی عیسائی تبلیغی سوسائٹیوں میں ایک نمایاں مقام رکھتا تھا۔ اس نے قادیان کا بھی ذکر سنا ہوا تھا۔ جب وہ ہندوستان میں آیا تو اور مقامات دیکھنے کے بعد وہ قادیان آیا۔ اس کے ساتھ ایک اور پادری گارڈن (یا گورڈن) نامی بھی تھا۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اس وقت زندہ تھے۔ انہوں نے اسے قادیان کے تمام مقامات دکھائے مگر پادری آخر پادری ہوتے ہیں وہ بھی طنزیہ بات کرنے سے نہیں رہ سکا۔ ان دنوں قادیان میں ابھی ٹاؤن کمیٹی وغیرہ نہیں تھی اور ویسے بھی ہمارے ہندو پاکستان کے چھوٹے گاؤں اور قصبے جو ہیں وہاں گلیوں میں بعض دفعہ بلکہ اکثر گند نظر آتا ہے۔ یعنی گلیوں میں بہت گند پڑا رہتا تھا۔ پادری زویمر باتوں باتوں میں ہنس کر کہنے لگا کہ ہم نے قادیان بھی دیکھ لیا اور نئے مسیح کے گاؤں کی صفائی بھی دیکھ لی۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسے ہنس کے کہنے لگے پادری صاحب! ابھی پہلے مسیح کی ہی ہندوستان پر حکومت ہے اور یہ اس کی صفائی کا نمونہ ہے۔ نئے مسیح کی حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 89 مطبوعہ ربوہ)

پیر سراج الحق صاحب نعمانی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ منشی ظفر احمد صاحب ساکن کپورتھلہ اور ایک شاگرد یا مرید مولوی رشید احمد گنگوہی میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات و حیات کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو میں تو مولوی صاحب کا مرید نا کام رہا کہ حیات مسیح علیہ السلام ثابت کر سکے۔ مگر گفتگو اس پر آ ٹھہری کہ اتنی لمبی عمر کسی انسان کی پہلے ہوئی ہے؟ یعنی 120 سال۔ اور اب ہو سکتی ہے کہ نہیں۔ اس میں بھی وہ لاجواب رہا۔ انہوں نے دلیلیں دیں۔ آخرکار اس نے ایک خط مولوی رشید احمد صاحب کو لکھا۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا کہ ہاں اتنی لمبی عمر، 120 سال ہی نہیں بلکہ اس سے زیادہ عمر بھی ہو سکتی ہے۔ بلکہ عیسیٰ تو دو ہزار سال سے آسمان پر بیٹھے ہیں۔ (مولوی صاحب کی دلیل ذرا سنیں کہ) دیکھو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے شیطان اب تک زندہ چلا آتا ہے اور کتنے ہزار برس ہو گئے۔ اس کے جواب میں منشی ظفر احمد صاحب نے فرمایا کہ ذکر تو انسانوں کی عمر کا تھا نہ کہ شیطان کا۔ کیا نعوذ باللہ حضرت مسیح علیہ السلام شیطانوں میں سے تھے جو شیطانوں کی عمر کی مثال دی ہے اور یہ بھی ایک دعویٰ ہے۔ یہ تمہارا دعویٰ ہے۔ مولوی رشید احمد صاحب دعویٰ اور دلیل میں فرق نہیں سمجھتے تھے۔ (ایک دعویٰ ہوتا ہے ایک دعویٰ کے بعد اس کی سچائی کے لئے دلیل دی جاتی ہے۔) تو دعویٰ اور دلیل میں فرق ہے۔ کہتے ہیں مولوی صاحب دعویٰ اور دلیل کا فرق نہیں سمجھتے تھے کہ اس پر کیا دلیل دی ہے کہ وہی شیطان آدم والا اب تک زندہ ہے اور اس کی اتنی بڑی لمبی عمر ہے۔ منشی صاحب موصوف کے اس جواب کو سن کر مولوی رشید صاحب کو ان کے مرید نے پھر ایک خط لکھا کہ مولوی صاحب یعنی منشی ظفر احمد صاحب یہ جواب دے رہے ہیں۔ تو مولوی رشید صاحب نے ان کو (اپنے مرید کو) جواب دیا کہ تمہارا مقابل مرزائی ہے اس سے کہہ دو کہ ہم مرزائی سے کلام نہیں کرتے اور تم بھی مت ملو۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 50۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ قادیان)

تو یہ تو ہے نام نہاد علماء کا قصہ۔ آج بھی پہلے بھی اور کل بھی رہے گا۔

حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ روایت ہے کہ ڈاکٹر صاحب رام پور کے دربار میں داخل ہو کر بلند آواز سے السلام علیکم کہتے جو کہ آداب دربار کے خلاف تھا کہ اتنی اونچی آواز میں السلام علیکم کہا جائے۔ اس طرح آپ نواب صاحب کے آگے تعظیم کے لئے جھکتے بھی نہیں تھے۔ درباری لوگوں کا یہ رواج تھا کہ جب کوئی دربار میں داخل ہو تو بڑے ادب سے داخل ہو اور آگے بڑا جھک کے اور بڑی آہستگی سے سلام کرو۔ جب ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ مَیں سوائے خدا کے اور کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔ نواب صاحب نے تبدیلی اور سخت اقدامات کی دھمکی دی کہ آپ کو تبدیل کر دوں گا اور بھی سخت اقدامات کروں گا۔ یہ ڈاکٹر تھے۔ سرکاری ملازم تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرے خدا کے ہاتھ میں آپ کی گردن ہے۔ جب چاہے آپ کو اس منصب سے ہٹا سکتا ہے اور نواب صاحب کے دربار میں اس کو چیلنج کر دیا اور تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے عریضہ لکھا جس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ’’مجی عزیزی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا کارڈ پہنچا۔ مَیں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کروں گا۔ مگر آپ نہایت استقامت سے اپنے تئیں رکھیں۔ کم دلی ظاہر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہر جگہ پر درکار ہے۔ مسافرت اور غربت میں دعا اور تضرع سے بہت کام لینا چاہئے‘‘۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا نے وہ اثر دکھایا کہ نواب رام پور کو انگریزی ریذیڈنٹ کی سفارش پر حکومت ہند نے دماغی مریض ثابت ہونے پر نا اہل قرار دے دیا اور معزول کر دیا۔ جو شخص ڈاکٹر صاحب کی تبدیلی اور فراغت کی دھمکیاں دے رہا تھا باوجود صاحب اقتدار ہونے کے خود ہی بیچارہ معزول ہو گیا۔

(ماخوذ از سیرت و سوانح حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ مصنفہ حنیف احمد محمود صفحہ 70 مطبع شیخ طارق محمود پانی پتی لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک زمانہ میں مَیں لاہور کے سٹیشن پر شام کو اترا۔ بعض اسباب ایسے تھے کہ چینیاں والی مسجد میں گیا تو شام کی نماز کے لئے وضو کر رہا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھائی میاں علی محمد نے مجھ سے کہا کہ جب عمل قرآن مجید اور حدیث پر ہوتا ہے تو ناسخ و منسوخ کیا بات ہے۔ (غیر احمدیوں کا نظریہ ہے ناں کہ کچھ آیتیں منسوخ ہیں)۔ تو مَیں نے ان کو کہا یہ کچھ نہیں ہیں۔ وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے گو میر ناصر کے استاد تھے۔ ان کا دینی علم زیادہ نہیں تھا۔ انہوں نے اپنے بھائی سے ذکر کیا ہو گا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی یہ ان دنوں جوان تھے اور بڑا جوش تھا۔ یہ خلیفہ اوّل کی بیعت سے پہلے کی بات ہے۔ تو کہتے ہیں مَیں نماز پڑھ رہا تھا اور وہ مولوی صاحب جوش سے ادھر ادھر ٹہل رہے تھے۔ جب مَیں نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے کہا ادھر آؤ تم نے میرے بھائی کو کہہ دیا کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں ہیں۔ مَیں نے کہا ہاں نہیں ہیں۔ تب بڑے جوش سے کہا کہ تم نے ابو مسلم اصفہانی کی کتاب پڑھی ہے؟ وہ احمق بھی قائل نہ تھا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کہتے ہیں مَیں نے کہا پھر تم ہم دو ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ سعید احمد کو جانتے ہو؟ مراد آباد میں صدر الصدور ہے۔ مَیں نے جواب دیا کہ مَیں رام پور لکھنو اور بھوپال کے عالموں کو جانتا ہوں ان کو نہیں جانتا۔ اس پر کہا کہ وہ بھی قائل نہیں۔ تب مَیں نے کہا کہ بہت اچھا پھر ہم اب تین ہو گئے۔ پھر مولوی صاحب کہنے لگے کہ یہ سب بدعتی ہیں۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو نسخ کا قائل نہیں وہ بدعتی ہے۔ تو مَیں نے کہا تم دو ہو گئے۔ مَیں ناسخ و منسوخ کا ایک آسان فیصلہ آپ کو بتاتا ہوں، تم کوئی آیت پڑھ دو جو منسوخ ہو۔ اس کے ساتھ ہی میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ ان پانچ آیتوں میں سے پڑھ دے تو کیا جواب دوں گا۔ خدا تعالیٰ ہی سمجھائے تو بات بنے۔ فکر پیدا ہوئی۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے سے پہلے کا قصہ ہے)۔ اس نے ایک آیت پڑھی مَیں نے کہا کہ فلاں کتاب میں جس کے تم بھی قائل ہو اس کا جواب دیا ہے۔ کہنے لگا ہاں۔ پھر مَیں نے کہا اور پڑھو تو خاموش ہی ہو گیا۔ علماء کو یہ وہم رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہتک ہو۔ اس لئے اس نے یہی غنیمت سمجھا کہ چپ رہے۔

(ماخوذ از مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین۔ مرتبہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی۔ صفحہ 125-126۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

لیکن آج کل کے بیچارے علماء کا یہ حال نہیں۔ ڈھٹائی کی انتہا ہوئی ہوتی ہے۔ ویسے بعد میں تو ان کا بھی یہی حال تھا۔ انہی مولوی محمد حسین بٹالوی کی آگے جاگ چل رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ میرا خدا ہمیشہ میرا خزانچی رہا ہے۔ یہ توکّل کی بھی ایک مثال ہے کیونکہ میرا توکّل ہمیشہ خدا پر رہا ہے اور وہی قادر ہر وقت میری مدد کرتا رہا ہے۔ چنانچہ ایک وقت مدینہ میں میرے پاس کچھ نہ تھا حتیٰ کہ رات کو کھانے کے لئے بھی کچھ نہ تھا۔ جب نماز عشاء کے لئے وضو کر کے مسجد کو چلا۔ تو راستے میں ایک سپاہی نے مجھ سے کہا کہ ہمارا افسر آپ کو بلاتا ہے۔ مَیں نے نماز کا عذر کیا، پر اس نے کہا مَیں نہیں جانتا مَیں تو سپاہی ہوں۔ حکم پر کام کرتا ہوں۔ آپ چلیں ورنہ مجھے مجبوراً لے جانا ہو گا۔ ناچار مَیں اس کے ہمراہ ہو گیا۔ وہ ایک مکان پر مجھے لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک امیر افسر سامنے جلیبیوں کی بھری ہوئی رکابی رکھ کے بیٹھا ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ اسے کیا کہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ ہمارے ملک میں اسے جلیبی کہتے ہیں۔ کہا کہ ایک ہندوستانی سے سن کر مَیں نے یہ بنوائی ہیں۔ خیال کیا کہ اس کو پہلے کسی ہندوستانی کو ہی کھلاؤں گا۔ چنانچہ مجھے آپ کا خیال آ گیا۔ اس لئے مَیں نے آپ کو بلوایا اب آپ آگے بڑھیں اور کھائیں۔ مَیں نے کہا نماز کے لئے اذان ہو گئی ہے۔ فرصت سے نماز کے بعد کھاؤں گا۔ کہا مضائقہ نہیں۔ ہم ایک آدمی کو مسجد بھیج دیں گے کہ تکبیر ہوتے ہی آ کر کہہ دے۔ خیر کھا کر میرا پیٹ بھر گیا تو ملازم نے اطلاع دی کہ نماز تیار ہے اور تکبیر ہو چکی ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے کھانے کا انتظام کیا۔

پھر فرماتے ہیں کہ دوسری صبح ہی جب مَیں اپنا بستہ صاف کر رہا تھا اور اپنی کتابیں الٹ پلٹ کر رہا تھا تو ناگہاں ایک پاؤنڈ مل گیا۔ چونکہ مَیں نے کبھی کسی کا مال نہیں اٹھایا اور نہ کبھی مجھے کسی کا روپیہ دکھلائی دیا اور مَیں یہ خوب جانتا تھا کہ اس مقام پر مدت سے میرے سوا کوئی اور آدمی نہیں رہا اور نہ کوئی آیا۔ لہٰذا مَیں نے اسے خدائی عطیہ سمجھ کر لے لیا اور شکر کیا کہ بہت دنوں کے لئے یہ کام دے گا۔

(حیات نور صفحہ 515-516۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ سبق کے

انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا۔ (اس فکر میں تھے کہ کہیں میں چلا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی کلاس نہ شروع ہو جائے، آپ پڑھایا کرتے تھے)۔ حتیٰ کہ ہمارے حدیث کا سبق شروع ہو گیا۔ مَیں اپنی بھوک کی پرواہ نہ کر کے سبق میں مصروف ہو گیا اور کہتے ہیں کہ مَیں ابھی سبق پڑھنے والے طالب علم کی آواز سن رہا تھا اور سب کچھ دیکھ بھی رہا تھا کہ یکا یک سبق کی آواز جو تھی مدھم ہو گئی اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں میرے سامنے کسی نے تازہ بتازہ تیار ہوا ہوا کھانا رکھ دیا۔ گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت تھا۔ مَیں نے خوب مزہ لے لے کر کھانا کھایا۔ جب مَیں سیر ہو گیا، پیٹ بھر گیا تو پھر میری یہ حالت منتقل ہو گئی۔ واپس اسی پہلی حالت میں آ گیا اور مجھے پھر سبق کی آواز سنائی دینے لگی۔ مگر اس وقت بھی میرے منہ میں کھانے کی لذت موجود تھی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح کھانا کھانے کے بعد جو بوجھل پن ہوتا ہے وہ بھی تھا۔ اور اسی طرح لگ رہا تھا کہ یہ کھانا کھانے سے مجھے بالکل تازگی ہو گئی ہے جیسی کہ عموماً ظاہری کھانا کھانے سے ہوتی ہے۔ جبکہ مَیں کہیں گیا بھی نہیں تھا اور نہ کسی نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا ہے۔ (ماخوذ از حیات نور صفحہ 289-290 ۔جدید ایڈیشن ۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ) تو یہ بھی ایک نظارہ تھا اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک جگہ اسی حوالے سے اس نظارے کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے بیان کیا کہ میری موجودگی کا واقعہ ہے کہ گورداسپور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مقدمہ کے تعلق میں قیام فرما تھے۔ (بہت سارے لوگ آتے تھے اور کھانا بھی پکایا جاتا تھا) تو باورچی نے دیکھا۔ جتنے دوست موجود تھے ان کی تعداد کے مطابق کھانے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن پھر اور مہمان آ گئے، اندازے سے زیادہ مہمان آ گئے اور کھانا پھر بھی کفایت کر گیا (پورا ہو گیا)۔ تو اس نے صبح کے کھانے کے متعلق یہ ماجرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کر کے کہ کیا اتنا ہی کھانا کل بھی پکانا ہے جتنا آج پکایا تھا یا زیادہ پکاؤں (کیونکہ مہمان زیادہ آ گئے تھے۔) تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم خدا تعالیٰ کا امتحان کرنا چاہتے ہو؟ (ماخوذ از اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 227-2287 ۔جدید ایڈیشن مطبوعہ قادیان) اللہ تعالیٰ نے اس وقت عزت رکھ لی اب تم زیادہ کھانا تیار کرو۔ تو یہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی مدد آئی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کو آزمایا جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بارہ میں مختار احمد صاحب ہاشمی ذکر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے ہدایت فرمائی کہ اگر آپ کی نظر میں کوئی امداد کا مستحق ہو اور وہ خود سوال کرنے میں حجاب محسوس کرتا ہو تو ایسے افراد کا نام آپ اپنی طرف سے پیش کر دیا کریں۔ مگر یہ خیال رہے کہ وہ واقعی امداد کا مستحق ہے۔ چنانچہ مَیں اس عرصہ میں ہر موقع پر مستحق افراد کے نام پیش کر کے انہیں امداد دلواتا رہا ہوں۔ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند غرباء کو رقم بطور امداد ادا کرنے کی مجھے ہدایت فرمائی۔ مگر مَیں خاموش ہو رہا اس پر حضرت میاں صاحب نے میری طرف دیکھتے ہوئے میری خاموشی کی وجہ دریافت فرمائی۔ مَیں نے عرض کیا کہ امدادی فنڈ ختم ہو چکا ہے اور کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ آپ نے مشفقانہ نگاہوں سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ گھبرائیں نہیں۔ رقم اوورڈرا (Overdraw) کروا لیں اور ان لوگوں کو ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ بہت روپیہ دے گا چنانچہ اگلے چند دنوں میں ہی اس مد میں سینکڑوں روپے آ گئے۔

(حیات بشیر ۔مصنفہ عبدالقادر سابق سوداگر مل۔ صفحہ 271 ۔مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

صباح الدین صاحب کی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں ایک روایت ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے ان سے خود سنا ہے جب آپ انگلستان تشریف لائے تو اس دوران مختلف سفر بھی ہو رہے تھے۔ ایک کارخانہ بھی قادیان میں لگنا تھا شاید اس کے لئے کچھ چیزیں بھی خرید رہے تھے۔ یا اور معلومات لے رہے ہوں گے۔ بہرحال سفر کے دوران آپ نے اپنے ساتھ مدد کے لئے ایک انگریز بھی رکھا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ سفر خرچ کا جو فنڈ ہے وہ ختم ہو رہا ہے اور اب سفر جاری رکھنا مشکل ہے۔ تو آپ نے فرمایا: فکر نہ کرو۔ انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔ تو وہ شخص جو انگریز تھا بہت حیران ہوا کہ اس ملک میں آپ اجنبی ہیں اور پھر یہاں رقم کا کیسے انتظام ہو سکے گا۔ حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں نے خدا سے دعا کی کہ خدا تو ہی اس پردیس میں ہماری مدد فرما۔ فرماتے ہیں کہ اگلے ہی روز ہم بازار سے جا رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو روک لیا اور سینٹ سینٹ (Saint,Saint) پکارنے لگا۔ جس کے معنی ہیں ولی۔ اور ایک بڑی رقم کا چیک آپ کی خدمت میں پیش کر کے آپ سے دعا کی درخواست کی۔ تو وہ شخص جو آپ کا مددگار تھا اس واقعہ سے بڑا حیران ہوا اور کہنے لگا کہ واقعی آپ لوگوں کا خدا نرالا ہے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ صفحہ 85-86 مطبوعہ ربوہ)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سفر ڈلہوزی میں میرے ہمراہ میری اہلیہ اوّل، ان کے بھائی اکبر علی صاحب اور میرے بھائی امیر احمد صاحب سفر کر رہے تھے۔ ہم ایک سرکاری پردہ دار بیلوں والے ٹانگہ میں تھے۔ تین چار ٹانگے ہندو کلرکوں کے بھی تھے۔ اس زمانہ میں وہی ذریعہ آمدورفت تھا، لمبا سرکاری سفر تھا۔ تو ہم شام کے وقت 'دُنیرا' کے پڑاؤ پر پہنچے۔ وہاں کے ہندو سٹور کیپروں نے اپنے ہندو بھائیوں کو خیمے دے دیئے جن میں ان کے اہل و عیال اُتر پڑے اور مَیں کھڑا رہ گیا۔ ہر چند اِدھر اُدھر مکانات اور خیموں کی تلاش کی مگر بے سود۔ اکبر علی صاحب نے گھبرا کر مجھے کہا کہ رات سر پر آ گئی ہے اب کیا ہو گا؟ مَیں نے کہا خدا داری چہ غم داری۔ (کہ جو خدا پر بھروسہ کرے اسے کیا غم ہے۔) خدا ضرور کوئی سامان کر دے گا۔ اتنے میں ایک گھوڑ سوار آیا اور اس نے مجھ سے محبت سے سلام کیا اور کہا: ہیں! آپ کہاں؟ مَیں نے قصہ سنایا۔ کہنے لگا آپ ذرا ٹھہریں مَیں ابھی آتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں وہ ایک خیمہ اور گھاس لایا اور چند سپاہی بھی۔ جن کے ذریعہ اس نے خیمہ لگوایا اور گھاس اس میں بچھا کر کہا اپنے گھر والوں کو اس میں اتار دیں۔ پھر ایک اور خیمہ بطور بیت الخلاء کے لگوا دیا۔ پھر کہا کہ مَیں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں مگر کچھ دیر ہو جائے گی آپ معاف کریں۔ چنانچہ ضروری سامان پانی وغیرہ بھجوا کر خود قریباً گیارہ بجے رات کے کھانا زردہ، دال روٹی وغیرہ لایا اور معذرت کرنے لگا کہ چونکہ دیر ہو گئی تھی اس لئے گوشت نہیں مل سکا۔ دال ہی مل سکی ہے آپ یہی قبول فرمائیں۔ پھر پوچھنے پر کہنے لگا آپ مجھے نہیں جانتے۔ مَیں نے کہا معاف کریں۔ مجھے آپ سے ایک دفعہ کی ملاقات کا شبہ پڑتا ہے وہ بھی کچھ یاد نہیں کہاں ہوئی تھی۔ تو اس نے کہا آپ نے میری درخواست لکھی تھی جس پر مجھے دفعداری مل گئی تھی۔ (سرکاری نوکری کی پروموشن ہو گئی تھی)۔ اس لئے مَیں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اور کہا اب رات بہت ہو گئی ہے مَیں جاتا ہوں اور چند آدمی چھوڑ گیا جو رات کو پہرہ دینے والے تھے تا کہ وہاں کوئی سامان وغیرہ چوری نہ ہو۔ اور کہتے ہیں اس کے بعد مَیں نے سجدات شکر ادا کئے اور اللہ تعالیٰ کی اس بندہ نوازی نے میرے ایمان میں بڑی ترقی بخشی۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد سوم صفحہ 79-80 ۔جدید ایڈیشن ۔مطبوعہ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مہاراجہ کشمیر نے مجھ سے کہا کہ کیوں مولوی جی۔ تم ہم کو تو کہتے ہو تم سؤر کھاتے ہو اس لئے بے جا حملہ کر بیٹھتے ہو۔ (مہاراجہ کشمیر کے سامنے اس کو یہ کہتے تھے کہ آپ لوگ صرف سؤر کھاتے ہیں اور کوئی گوشت نہیں کھاتے۔ اس لئے غصہ میں ذرا سخت ہیں۔) بھلا یہ تو بتاؤ کہ انگریز بھی تو سؤر کھاتے ہیں۔ وہ کیوں اس طرح ناعاقبت اندیشی سے حملہ نہیں کرتے۔ تو مَیں نے کہا وہ ساتھ ہی گائے کا گوشت بھی کھاتے رہتے ہیں اس سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ سن کر خاموش ہو گئے اور پھر دو برس تک مجھ سے کوئی مذہبی مباحثہ نہیں کیا۔ (مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین مرتبہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی صفحہ 252 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''وہ (اللہ تعالیٰ) قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدار الٰہی میسر آ سکتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (الکھف: 111) یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اُس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے۔ پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ مَیں ایسا ہوں اور ایسا ہوں۔ اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں۔ اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبتِ ذاتی کے برخلاف ہو۔ بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا، نہ آگ، نہ پانی نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے۔ اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں۔ اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز، بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے۔ اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں۔ پس اس نے افتاں وخیزاں بہرحال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا''۔ (گرتے پڑتے اس تک پہنچ گئے) ''اور اپنی لبوں کو اس چشمہ پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہوا جب تک سیراب نہ ہوا''۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 154 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو عاجزی میں بڑھاتے ہوئے، توکّل میں بڑھاتے ہوئے، اپنے ایمان میں ترقی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم اپنے ساتھ بھی دیکھیں اور علم و عمل میں ترقی کرنے والے ہوں اور اس (نظارے) کو بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے انعام سمجھیں۔ ہم ہمیشہ تکبر اور دنیاداری سے بچتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے اپنی مدد اور نصرت کا جو سلوک رکھا ہمیں بھی ایسے عمل کی توفیق دے کہ ہم اس میں سے حصہ لیتے رہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکنے والے رہیں اور ہمیشہ اس چشمے سے سیراب ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت
مختلف زبانوں میں
تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

مینڈے(Mende) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

مینڈے سیرالیون کی ایک بڑی زبان ہے جسے مینڈے قبیلہ کے علاوہ دیگر لوگ بھی بولتے ہیں۔ سیرالیون کے علاوہ لائبیریا میں بھی اس زبان کے بولنے والے ملتے ہیں۔ یہ زبان بولنے والوں کی تعداد قریباً ڈیڑھ ملین ہے۔

مینڈے زبان میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ پہلی بار جماعت احمدیہ کو ہی شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ چنانچہ 1990ء میں اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز کے زیراہتمام Alden Press آکسفورڈ سے اس کا پہلا ایڈیشن تین ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔

مکرم خلیل احمد صاحب مبشر سابق امیر و مبلغ انچارج سیرالیون لکھتے ہیں کہ:

”1986-87ء میں سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے ارشاد موصول ہوا تھا کہ سیرالیون کی کس زبان میں جماعت قرآن کریم کا ترجمہ کرواسکتی ہے۔ اس ارشاد پر خاکسار نے عرض کیا تھا کہ سیرالیون میں انگریزی کے علاوہ ایک درج سے زائد لوکل زبانیں بولی جاتی ہیں اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد زبان بدل جاتی ہے۔ البتہ دو لوکل زبانیں ایسی ہیں جن کے بولنے والوں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور نسبتاً وسیع علاقہ میں بولی جاتی ہیں۔ اور وہ ہیں مینڈے اور ٹمنی۔ مینڈے لوگ ٹمنی بولنے والوں کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ تھے اور ان میں مینڈے زبان لکھنے اور پڑھنے کا رجحان بھی تھا۔ مذہب کے لحاظ سے بھی یہ لوگ اپنے عقائد پر پختگی رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں مینڈے زبان بولنے اور پڑھنے والوں کی تعداد بھی دیگر زبانیں بولنے اور پڑھنے والوں کی نسبت زیادہ تھی۔ حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں یہ صورتحال عرض کی تو اس پر حضور انور رحمہ اللہ نے ازراہ شفقت واحسان مینڈے زبان میں ترجمہ کروانے کی ہدایت فرمائی اور ہر لحاظ سے اعلیٰ اور معیاری ترجمہ کروانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جماعت کے ایک فدائی اور مخلص فرد پیراماؤنٹ چیف وی وی کاہلوں دارو کے رہنے والے تھے۔ یہ بزرگ ایک وقت میں سیرالیون جماعت کے نیشنل صدر اور پھر نائب امیر اول بھی رہے۔ متقی، پرہیزگار، دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ قرآن کریم پڑھنے، اس پر غور کرنے کی عادت عشق کی حد تک تھی۔ انگریزی زبان بھی اچھی تھی۔ انگریزی ترجمہ سے مینڈے میں ترجمہ کرنے کا بے حد شوق تھا۔ سب سے پہلے ان کے سپرد ہی یہ کام کیا گیا۔ مینڈے بولے جانے والے علاقہ میں رہتے تھے۔ مینڈے زبان پڑھ اور لکھ سکتے تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے بڑے شوق اور محنت سے قرآن کریم کے 23 پاروں کا مینڈے میں ترجمہ کر کے مجھے پہنچا دیا تھا لیکن ان کی زندگی نے وفا نہ کی اور چیف صاحب اللہ کو پیارے ہوگئے۔ مرکز کی طرف سے یہ ترجمہ جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایات مل رہی تھیں۔ چنانچہ یہ کام خاکسار نے محترم لطیف احمد صاحب جھمٹ، پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بلاما کے سپرد کیا جنہیں قرآن کریم کے عربی متن، انگریزی ترجمہ پر تو عبور حاصل تھا ہی مینڈے علاقہ میں ایک لمبا عرصہ خدمت بجالانے کی وجہ سے مینڈے زبان سے بھی گہرا لگاؤ تھا۔ مینڈے بولنے والوں کو سمجھ جاتے تھے کیا کہہ رہا ہے۔ مینڈے کسی حد تک بول بھی لیتے تھے۔ مگر اتنی نہیں کہ مینڈے میں ترجمہ کرسکیں یا لکھ سکیں۔ انہوں نے اپنے بعض اساتذہ مینڈے زبان بولنے، انگریزی سے ترجمہ کرلینے اور بعض مینڈے زبان لکھ لینے والوں کو ساتھ ملایا اور ان کی مدد سے کام کو آگے بڑھایا۔ محترم لطیف احمد جھمٹ صاحب انگریزی سے مینڈے میں ترجمہ کرنے کے کام میں محترم لطف الرحمٰن صاحب محمود پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کینما(Kenma) سے بھی باقاعدہ مشورہ کرتے رہے۔ اس طرح محترم محمود صاحب کو بھی اس کارخیر میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔

یہ ایک نہایت ذمہ داری کا کام تھا۔ دل تسلی نہیں پارہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور شخص دے دیا جو مینڈے پڑھنا لکھنا خوب جانتا تھا اور انگریزی سے مینڈے زبان میں ترجمہ کرنے کی مہارت رکھتا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس کا نام اے۔ بی۔ کروما تھا۔ سیرالیون کے ملٹن مرگائی کالج میں پروفیسر تھا۔ چنانچہ اس سے بات ہوئی تو اس نے کچھ معاوضہ لے کر بقیہ ترجمہ مکمل کردیا۔ بلکہ پہلے سے کئے گئے ترجمہ پر نظرثانی بھی کی۔ مگر یہ بھی اپنی مصروفیات کی وجہ سے پورے ترجمہ کی نظرثانی نہ کرسکا۔

سیرالیون کے ضلع بو(Bo) کے ایک گاؤں 'مماجو' میں ایک مخلص احمدی معلم سلیمان سانڈی صاحب ہیں۔ انگریزی بالکل نہیں جانتے۔ البتہ عربی زبان جانتے ہیں، بولتے ہیں، قرآنی آیات اور احادیث کا عربی سے مینڈے زبان میں ترجمہ کرنے کی مہارت رکھتے ہیں۔ درس مینڈے زبان میں دیتے ہیں۔ ہر سال سیرالیون کے جلسہ سالانہ پر ان کی تقریر مینڈے زبان میں ہوتی ہے۔ نظرثانی کے سلسلہ میں انہیں ٹیم میں شامل کیا گیا۔ انہوں نے بعض مینڈے بولنے اور لکھنے والے اساتذہ کی مدد سے گرانقدر خدمت کی توفیق پائی۔

معلم مصطفیٰ کروما صاحب بھی جماعت کے ایک مخلص اور فدائی ممبر ہیں۔ یہ بھی عربی زبان جانتے ہیں۔ قرآن کریم، احادیث اور دیگر عربی کتب کے حوالہ جات کو مینڈے زبان میں بیان کرنے کی مہارت رکھتے ہیں۔ نظرثانی میں انہیں بھی شامل کرلیا گیا۔ انہوں نے بھی نہ صرف خود عربی سے بلکہ مسٹر آئی کے محمد مرحوم ہیڈ ماسٹر احمدیہ پرائمری سکول کینما اور دیگر اساتذہ جو انگریزی ترجمہ اور قرآن کریم پڑھ سکتے تھے سب کے ساتھ مل کر بعض حصوں کی نظرثانی کرنے کی توفیق پائی۔ پھر یہ مسودہ لندن بھجوایا گیا۔

ترجمہ کرتے وقت زیادہ تر حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے انگریزی ترجمہ کو بنیاد بنایا گیا تھا۔

اس کی طباعت کے اخراجات مکرم ڈاکٹر چوہدری امتیاز احمد صاحب آف امریکہ نے ادا کئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو سیرالیون میں بواجے بو کے مقام پر مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت چار پانچ سال خدمت انسانیت کی توفیق ملی ہے اور یہ علاقہ مینڈے زبان بولنے والوں کا گڑھ ہے۔ اس کا ابھی تک پہلا ایڈیشن ہی شائع شدہ ہے۔ اس زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی توفیق اب تک صرف جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی ہے۔ جب یہ ترجمہ شائع ہوا تو سیرالیون کے میڈیا خاص طور پر ریڈیو ٹی وی (S.L.B.S) پر خبریں نشر ہوئیں۔ یہ ترجمہ سیرالیون ٹی وی پر بھی دکھایا گیا جس سے جماعت کی نیک شہرت میں اضافہ ہوا اور مینڈے زبان بولنے والے علاقوں میں تو ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ جماعت کے اس تاریخی کام کو بے حد سراہا گیا اور اس ترجہ کی کاپیاں حاصل کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے۔ جس کسی کو اس ترجمہ والے قرآن کی کاپی مل جاتی خوشی سے پھولا نہ سماتا اور دوسروں کو بتاتا اور دکھاتا پھرتا۔“

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا نئے سال کا آغاز

(نماز تہجد، وقار عمل اور ڈچ احباب کے لئے نئے سال کی ریسیپشن)

(رپورٹ۔عبد الباسط نیشنل سیکرٹری تبلیغ ہالینڈ)

جماعت احمدیہ ہالینڈ ہر سال کے آغاز پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز تہجد، وقار عمل اور ڈچ احباب کے لئے نئے سال کی ریسیپشن کو اہمیت دیتی ہے۔ اور امسال بھی نئے سال کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے کیا جو کہ مسجد مبارک (دی ہیگ) اور بیت المحمود (ایمسٹرڈیم) اور بیت النور (Nunspeet) کے علاوہ 5 اور لوکل سینٹرز میں ادا کی گئی۔

دوسرا پروگرام وقار عمل کا تھا۔ اس کا مقصد نئے سال کے آغاز پر جو آتش بازی کی جاتی اور گند پھیلایا جاتا ہے اسے وقار عمل کے ذریعے صاف کیا جائے۔ اور یوں ان کو اپنا وجود اور اپنی شناخت کروانے کا موقع دیا جائے۔ خدا کے فضل سے ان وقار عملوں کا نتیجہ نہائت احسن نکلتا ہے اور میونسپلٹی کے عہدیداروں سمیت میڈیا کے ذریعہ لوگوں میں اپنی شناخت کروانے کا موقع ملتا ہے۔

امسال روٹرڈیم (Rotterdam)، ایمسٹرڈیم (Amsterdam) اور ننسپیٹ (Nunspeet) میں لوکل ریڈیو نے اس وقار عمل کی Live coverage دی اور پھر Locel T.V بار بار اس وقار عمل کی جھلکیاں T.V پر نشر کیں۔ تینوں شہروں کی میونسپلٹی نے وقار عمل کے ذریعے کی گئی صفائی کو بہت سراہا اور چند دن بعد وقار عمل میں حصہ لینے والوں کو چائے پر بلایا اور ان کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ اور یوں ہالینڈ کے سب سے بڑے شہر میں میونسپلٹی کمیٹی میں جماعت کا حسین تعارف ہوا اور آئندہ کے تعلقات کی بنیاد بن گئی۔

اسی طرح Denhaag میں بھی وقار عمل بھرپور طریقے سے ہوا۔ جماعت Lelystad جہاں پر مسجد بنانے کے لئے میونسپلٹی سے بات چیت ہو رہی ہے وہاں بھی وقار عمل کیا گیا اور لوکل اخبار نے تصویر کے ساتھ یہ خبر دی کہ:

”احمدیہ مسلم جماعت ہالینڈ نے بہت سے شہروں میں میونسپلٹی کے تعاون سے وقار عمل کے ذریعے صفائی کا پروگرام کیا اور ”محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں“ کے تحت سوسائٹی کی بہتری میں حصہ لیا اور یہ سب کچھ احمدیہ مسلم جماعت نے اس لئے کیا کہ ان کے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”صفائی نصف ایمان ہے“۔

ایک اور لوکل جماعت Drunen میں بھی وقار عمل ہوا۔ یوں 6 شہروں میں 60 خدام اور 9 انصار کی مدد سے یہ وقار عمل ہوئے۔

نئے سال کی Receptions تیسرا پروگرام ہے جو ہر سال کے شروع میں ماہ جنوری میں ڈچ احباب کے لئے منعقد کی جاتی ہے جس میں علاقہ کے اہم افراد کو مدعو کیا جاتا ہے۔ امسال بھی تمام بڑے شہروں میں اس قسم کی ریسیپشن کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم امیر صاحب جماعت ہالینڈ اور تمام مرکزی مبلغین نے حصہ لیا اور جماعت کا تعارف احسن رنگ میں کروایا اور سوالوں کے جوابات دیئے۔

الحمدللہ ان تمام receptions میں کل 206 افراد شامل ہوئے جن میں ایک پادری، دو چرچ کے نمائندے، ایک میئر، دو کونسلر اور 12 نیشنل اور لوکل سیاسی پارٹیوں کے نمائندے قابل ذکر ہیں۔

لوکل ریڈیو ننسپیت نے بھی بہت تعاون کیا اور امیر صاحب کا انٹرویو نشر کیا جس میں بہت سے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا (سنٹرل امریکہ) کے

بیسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: عبدالستار خان۔ امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ گوئٹے مالا (سنٹرل امریکہ) کا جلسہ سالانہ مورخہ 6-7-8/نومبر 2009ء کو مسجد بیت الاوّل میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج امریکہ کو اپنا خصوصی نمائندہ بنا کر بھیجا۔ نیز امریکہ سے ہی ہیومینٹی فرسٹ کے ڈائریکٹر مکرم منعم نعیم صاحب اور ڈاکٹر وسیم سید صاحب بھی تشریف لائے۔

6/نومبر بروز جمعۃ المبارک نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب نے درس قرآن دیا۔

پریس کانفرنس

جلسہ سالانہ کے پہلے روز نماز جمعہ سے قبل ایک ہوٹل میں پریس کانفرنس بھی منعقد کی گئی جس میں ٹی وی، اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ایک مختصر تقریر کی اور بعد ازاں پریس کے نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پریس کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ اور گوئٹے مالا، لاطینی امریکہ کے ممالک اور فرانس کے ذرائع ابلاغ نے اسے بکثرت شائع کیا۔ اس طرح احمدیت کا پیغام کروڑوں افراد تک پہنچا۔

❁...... نیوز ایجنسی EFE کی شائع کردہ خبر کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

گوئٹے مالا میں اسلام کا پھیلاؤ

جماعت احمدیہ گوئٹے مالا جو یکصد افراد پر مشتمل ہے اس ملک میں اسلام پھیلانے میں کوشاں ہے اور اس مقصد کے لئے ملک کے دیگر شہروں میں اسلامی مراکز کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز ہیومینٹی فرسٹ کے تحت غریب عوام کی خدمت کرنا چاہتی ہے۔

امریکہ اور کینیڈا کے احمدیہ مشن کے ڈائریکٹر نسیم مہدی صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ اس سال نومبر کے آخر میں صوبہ Quetzaltenango میں نیا احمدی مرکز کھولا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے دیگر صوبوں Esquintla اور Huehuetenango میں چونکہ افراد جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں نئے مرکز کھولنے کا ارادہ ہے۔

نسیم مہدی صاحب نے بتایا کہ گوئٹے مالا میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد 1989ء میں تعمیر کی گئی تھی جس کے ساتھ لاطینی امریکہ کے اس ملک میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی اور نومبر کے ابتدائی ہفتہ میں جماعت احمدیہ گوئٹے مالا اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔

بیس سالوں میں جماعت احمدیہ کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس صورت حال پر ہمارے دل خوش ہیں کہ ہم اس ملک میں حقیقی اسلام پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ ہمارا نصب العین ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔ لاطینی امریکہ کے دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ آہستہ آہستہ پھیل رہی ہے اور افریقی ممالک میں بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ ہمارا مقصد قرآن کو پھیلانا ہے۔

مہدی صاحب جو اسلام کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کے خصوصی نمائندہ کے طور پر یہاں تشریف لائے ہیں نے یہ بھی بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ دنیا کے 25 ممالک میں خدمت انسانیت کی توفیق پا رہی ہے۔ اب اس ملک میں بھی باقاعدہ رجسٹریشن کروانے کے ساتھ یہاں کے غریب عوام کی خدمت کی جائے گی۔ (انشاء اللہ)

مذہبی لیڈر نے کہا کہ امریکہ میں 11/ستمبر 2001ء کا خودکش حملہ اور امریکہ میں حال ہی میں رونما ہونے والا واقعہ جس کے نتیجہ میں 13 افراد جاں بحق ہوگئے اس کے ذمہ دار تشدد پسند مسلمان ہیں جبکہ اس قسم کی پُرتشدد کارروائیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ تاہم مہدی صاحب نے تسلیم کیا کہ بعض پُرتشدد مسلمان اپنے سات سال کی عمر کے بچوں کو مغرب کے خلاف نفرت کی تعلیم دیتے ہیں اور مخالفین اسلام کو ہلاک کر کے جنت میں داخل ہونے کی راہ بتاتے ہیں۔ مذہبی لیڈر نے کہا کہ مسلمان عمائدین کو اپنے اس رویہ کو بدلنا چاہئے اور یہ ان کی ذمہ داری ہے۔

آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ دنیا کے 195 ممالک میں 200 ملین افراد پر مشتمل پُرامن جماعت ہے اور اقوام متحدہ نے بھی تسلیم کر لیا ہے کہ یہ امن پسند جماعت ہے۔ (Prensa Libre Com Gt 6-11-09)

EFE نیوز ایجنسی کی اس خبر کو 20 سے زائد اخبارات، ٹی وی اور ویب سائٹس نے شائع کیا۔

❁......6/نومبر 2009ء کو انٹرنیشنل ٹی وی چینل "Univision Com" نے EFE کی خبر کو اپنے پروگرام عالمی خبروں میں من وعن شائع کیا۔

❁......اسی طرح اخبار Diario Las Americas نے پوری تفصیل کے ساتھ 15/نومبر 2009ء کو شائع کیا۔

❁......اخبار "Prinsa Libre" نے Edition Electronica میں 6/نومبر کو یہ پوری خبر شائع کی۔

❁......اسی طرح متعدد ویب سائٹس نے اسے شائع کیا۔ مثلاً

layijadeneurabia.com /2009/11/09
webislam-fuente: Nacion.com
15/11/09
Lliisfi 61.blogspot.com
/2009/11/mision
Guatezona.com/el
islam-expendera.en Guatemala
Voticias-terra.es/
Foro Univision.com/
Diariolasamericus.com/

بعض نے نفرت کا اظہار بھی کیا۔ مثلاً:

❁......Univicion.com نے یہ سرخی دی کہ ''بہت افسوس گوئٹے مالا۔ اسلام کے پیروکار یہاں آرہے ہیں''۔

ہاں دکھ اور افسوس ہے کہ اب مسلمان گوئٹے مالا میں اسلام کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ اب گوئٹے مالا FBI کی نظروں میں مشکوک ہو جائے گا کہ یہاں یہ لوگ پناہ لے رہے ہیں۔ اور سادہ لوح لوگوں کو خوشحالی کے جھوٹے وعدے کر کے دھوکہ دیں گے۔ بظاہر یہ لوگ کہتے ہیں کہ ''غریبوں کی مدد کریں گے''، لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ وہ دولت کی تلاش میں ہیں اور ان کے اعمال پُرتشدد ہیں۔

❁......Carpe Diem نے درج ذیل سرخی کے ساتھ خبر شائع کی:

''گوئٹے مالا میں مسلمان مشنریز''۔

ذرائع ابلاغ کے ذریعہ گزشتہ ہفتہ معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ گوئٹے مالا میں 100 افراد پر مشتمل ہے اور یہاں اسلام پھیلا رہی ہے۔ اور اس غرض کے لئے نئے اسلامی مراکز کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور پہلا نیا مشن Qutzal Tenango میں قائم ہوگا۔

❁......یہ خبر Siglovintiuno اخبار نے 7/نومبر کی اشاعت میں صفحہ 2 پر شائع کی تھی۔

اس بارہ میں مَیں نے ایک دوست جو سعودی عرب اور چین میں مسلمانوں کے ساتھ کام کرتی رہی ہے گفتگو کی تو اس نے بتایا کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے اور شیعہ سنّی مسلمان اس جماعت کو مسلمان تسلیم نہیں کرتے۔ تاہم دنیا کے ہر ملک میں یہ جماعت موجود ہے اور اب گوئٹے مالا میں بھی۔

احمدیہ جماعت اعلانیہ طور پر پُرتشدد مسلمانوں سے الگ تھلگ جماعت ہے۔ اس کا امتیازی نشان امن، محبت اور رواداری ہے۔ یہ جماعت حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرتی ہے جو پیشگوئیوں کے مطابق تشریف لائے۔ اس فرقہ کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور کشمیر کی طرف ہجرت کے کئی سال بعد بڑھاپے میں وفات ہوئی.......... یہ بات بھی دلچسپی کا باعث ہے کہ دیگر مسلمان جماعت احمدیہ کو مرتد قرار دیتے ہیں۔ اسلامی سوسائٹی میں مذہبی آزادی اور کلچر میں سخت دشمنی پائی جاتی ہے۔ اور مذہبی آزادی سے مراد انفرادی اظہار خیال ہے۔ (تحریر Joseph Locont!)

جلسہ سالانہ گوئٹے مالا کا آغاز

سہ پہر ساڑھے تین بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمائندہ خصوصی نے لوائے احمدیت لہرایا اور امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا نے گوئٹے مالا کا پرچم لہرایا۔ اس موقع پر مولانا نسیم مہدی صاحب نے پرچم لہرانے کی اہمیت اور حکمت سے حاضرین کو آگاہ کیا۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس چار بجے سہ پہر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے سپینش ترجمہ کے بعد صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کی جس میں جلسہ کی اہمیت اور غرض و غایت بیان کی۔ آپ کی تقریر کا سپینش ترجمہ مکرم ڈاکٹر وسیم سید صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر خاکسار عبدالستار خان نے تقریر کی اور ڈاکٹر وسیم سید صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور برکات بیان کیں۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد غیر مسلم دوستوں کے ساتھ ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز نماز تہجد و نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔

ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز خاکسار (عبدالستار خان - امیر جماعت گوئٹے مالا) کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم ڈاکٹر وسیم سید صاحب نے دس شرائط بیعت اور خاکسار نے ایک مثالی احمدی کا کردار کے موضوع پر تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ''دعوت الی اللہ کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔

چار بجے سہ پہر جلسہ کا تیسرا اجلاس شروع ہوا جس میں احباب جماعت سے دعوت الی اللہ کے کام کو وسعت دینے اور حکمت سے سرانجام دینے کے بارہ میں رائے لی گئی۔ مختلف احباب نے اس میں حصہ لیا اور اپنی رائے کا اظہار کیا۔ بعد ازاں مکرم نسیم مہدی صاحب نے نہایت متأثر انداز میں خلافت احمدیہ اور تائیدات الٰہی کے موضوع پر تقریر کی۔ نصرت الٰہی کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کے ہر دور میں خلفاء احمدیت کو غیر معمولی تائیدات الٰہیہ نصیب ہوتی رہیں اور قبولیت دعا کے عظیم الشان نشانات ظاہر ہوئے۔ آپ نے 1934ء، 1974ء اور 1984ء میں جماعت احمدیہ پر آنے والے ابتلاؤں اور نصرت الٰہی کے غیر معمولی واقعات احسن رنگ میں بیان کئے۔

اس کے بعد نومبائع احمدی خواتین کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جسے مرد حضرات نے بھی سنا۔ اسلام میں عورت کا مقام، اسلام اور عیسائیت میں فرق، کیا حضرت مسیح ابن اللہ تھے؟، ردّ کفّارہ اور دیگر امور کے متعلق سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ یہ مجلس قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

جلسہ کا تیسرا روز

نماز تہجد اور نماز فجر و درس کے بعد اختتامی اجلاس مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم فائز احمد صاحب ابن مکرم مولانا محمد اکرم عمر صاحب سابق امیر گوئٹے مالا (حال نظارت تعلیم القرآن ربوہ) نے کی۔ یہ اجلاس عام تھا جس میں غیر مسلم عمائدین نے بھی شرکت کی۔ مقامی احمدی مکرم داؤد گونسالس صاحب نے اسلام احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ جس کے بعد دو نومبائعین مکرم Kamelo صاحب اور مکرم Dario صاحب نے قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔

مکرم Kamelo صاحب نے بتایا کہ مَیں نے چالیس سال تک کیتھولک چرچ کی خدمت کی۔ بشپ اور پادریوں کے ساتھ رہا مگر خدا نہ ملا۔ لیکن چرچ سے نکلا اور اسلام قبول کیا تو خدا مل گیا۔

Mr Dario نے بتایا کہ مجھے فطری طور پر عقیدہ

تثلیث اور پادری کے سامنے گناہوں کا اقرار کرنے سے شدید نفرت تھی۔ پھر بائبل کو پڑھا تو اس میں کئی تضادات دیکھے۔ خدا کا جو تصور بائبل پیش کرتی ہے انتہائی ناقص ہے۔ مثلاً خدا زمین و آسمان اور مخلوقات چھ دنوں میں پیدا کر کے تھک گیا اور ساتویں دن آرام کیا۔ خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا مگر جب آدم نے غلطی کی اور گناہ کا مرتکب ہوا تو خدا نے توبہ کی کہ اس نے ناقص مخلوق پیدا کردی۔ میرے دل میں اس قسم کے کئی سوالات پیدا ہوتے تھے۔ چنانچہ اپنے شہر کے سب سے بڑے پادری سے پانچ سوالات کئے کہ:

- ...... اگر بائبل خدا کا کلام ہے تو اس میں تضاد کیوں ہے؟
- ......آدم کے گناہ کی وجہ سے تمام بنی آدم گناہگار کیونکر ہوگئے؟
- ......بائبل خدا کا ناقص تصور کیوں پیش کرتی ہے؟
- ......کفّارہ خدا کے عدل کے خلاف ہے۔
- ......حضرت مسیح کو سزا دینا جو بے گناہ تھے اور گناہگاروں کو نجات دینا کیونکر درست ہے؟
- ...... تثلیث کا عقیدہ کیونکر درست ہے؟

پادری صاحب میرے سوالات کے جوابات نہ دے سکے بلکہ میرے گھر والوں کو اکسایا کہ اس نوجوان میں پانچ بدروحیں داخل ہوگئی ہیں۔ ان کو نکالنے کے لئے اسے سخت بدنی سزا دی جائے۔ چنانچہ میرے والدین نے میری خوب پٹائی کی جس کے نتیجہ میں میرے دل میں عیسائی عقائد سے مزید نفرت بڑھ گئی۔ مَیں نے دیگر مذاہب کا مطالعہ شروع کیا۔ بالآخر قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا تو میری فطرت نے کہا کہ جو کچھ قرآن کہتا ہے وہ سچ ہے۔ چنانچہ اسلام قبول کرلیا۔ پھر احمدیت کا مطالعہ کر کے حقیقی اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ علی ذالک۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

مکرم ڈاکٹر وسیم سید صاحب نے جلسہ سالانہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام میں پیارے آقا نے احباب جماعت کو خلافت کی نئی صدی میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو ادا کرنے اور خلافت کی برکات کی شکرگزاری کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ خلافت اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ خلیفہ کا تعلق جماعت کے ساتھ اور جماعت کا خلیفہ کے ساتھ پیار اور اخلاص کا ہے۔ خلیفۂ وقت ماں سے زیادہ ہر فرد جماعت سے پیار کرنے والا ہے اور جماعت کے افراد خلیفۂ وقت کے ایک چھوٹے سے اشارہ پر اپنی زندگی قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ہماری کامیابی اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑنے، خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے اور خلافت و نظام خلافت کی مکمل اطاعت کرنے میں ہے۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں احباب جماعت کو نمازوں کی ادائیگی، عرفان الٰہی اور قرب الٰہی حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اپنے ملک کے دس فیصد لوگوں تک ہر سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کریں۔ اور اس مقصد کے لئے ملکی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام وسائل بروئے کار لائیں مثلاً بک فیئرز میں شرکت، تبلیغی مجالس اور لٹریچر کی تقسیم وغیرہ۔

پیغام کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعوت الی اللہ کی پلاننگ کرنے میں مدد فرمائے اور یہ جلسہ آپ سب کا خلافت کے ساتھ ذاتی تعلق زیادہ مضبوط کرنے کا موجب ہو۔ اور ہر دن اللہ کے فضل کے ساتھ آپ کو بہترین احمدی مسلمان بناتا چلا جائے۔

ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کا تذکرہ

بعدازاں مکرم منعم نعیم صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ امریکہ نے سلائیڈز کی مدد سے حاضرین کو ہیومینٹی فرسٹ کی بے لوث خدمت انسانیت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا کے 25 ممالک میں یہ تنظیم رجسٹرڈ ہو چکی ہے اور تعلیم صحت اور میڈیکل سہولیات مہیا کرنے میں مصروف ہے اور آسمانی آفات مثلاً زلزلہ اور سیلاب سے متأثرہ افراد کی ہر ممکن مدد کرتی ہے۔ اب گوئٹے مالا میں یہ تنظیم رجسٹرڈ کروانے کے بعد یہاں کے ضرورتمند لوگوں کی مدد کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر غیر مسلم حضرات نے جذباتی انداز میں تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا اور داد دی۔

اس اجلاس کے آخر پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام ایک زندہ، قادر مطلق اور سمیع و علیم خدا کو پیش کرتا ہے جس کا ثبوت قرآن کریم ہے جو آج سے 1500 سال قبل نبی اُمّی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا جس میں علیم و خبیر اور عالم الغیب خدا نے ایسے سائنسی حقائق بیان فرمائے ہیں کہ آج کے سائنسدان ان کی صداقت تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ مثلاً زمین گول ہے، سات ادوار میں زمین و آسمان کی تخلیق، بِگ بینگ، تخلیق آدم وغیرہ۔

مولانا کی تقریر بہت جامع تھی جسے حاضرین نے بہت سراہا۔

اجلاس کے اختتام پر خاکسار عبدالستار خان، امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا نے دعا کروائی جس کے بعد جملہ شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس دوران زیر تبلیغ افراد سے بہت ہی خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوتی رہی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین سعید فطرت افراد کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ علی ذلک۔

اس جلسہ میں ملک کے دور دراز علاقوں سے نومبائعین شامل ہوئے۔ کل حاضری 85 تھی۔ جلسے کے ابتدائی ایام میں بارش ہوتی رہی۔ تیسرے روز غیر مسلم احباب کی آمد متوقع تھی بارش کے رکنے اور موسم کے بہتر ہونے کے لئے دعا کی گئی اور حضور انور کی خدمت میں بذریعہ فیکس دعا کی درخواست کی گئی۔ اللہ نے فضل فرمایا اور اچانک موسم خوشگوار ہوگیا اور بارش رک گئی۔ الحمدللہ۔

افسر جلسہ سالانہ ایک مقامی احمدی مکرم داؤد گونسالس صاحب تھے جبکہ ان کے معاون مکرم فائز احمد صاحب ابن مکرم مولانا محمد اکرم عمر صاحب (سابق امیر گوئٹے مالا) تھے۔ مقامی احباب نے بہت تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گوئٹے مالا اور لاطینی امریکہ کے جملہ ممالک میں احمدیت کو شاندار فتوحات عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁

فلو کا تجربہ شدہ علاج

(ڈاکٹر نذیر احمد مظہر)

ھو الشافی

درج ذیل علاج ہمارے تجربہ میں بفضل خدا مفید، موثر و بے ضرر ثابت ہوا ہے۔

علامات فلو۔ (نزلہ وبائیہ)

نزلہ زکام، گلے کا درد، ناک بہنا، چھینکیں آنا، بخار، سردرد، کھانسی وغیرہ۔

فلو کا ہربل نیچرل علاج:

ایک دیگچی میں دو لیٹر پانی میں دو چمچ سونف ڈال کر خوب پکائیں بھاپ بننے لگے تو سر پر بڑا تولیہ اوڑھ کر سر کو خوب بھاپ دیں کہ مواد اچھی طرح خارج ہو موسم سرما میں یہ علاج صرف چند مرتبہ کرنے سے بفضل خدا نزلہ زکام و فلو کا مواد خارج ہو جانے سے ابتداً ہی بغیر دوسرے علاجوں کے افاقہ ہو جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ اسے مرض کے آغاز میں شروع کرلیا جائے۔ اگر نزلہ جم چکا ہو تو بھاپ لینے کے فوراً بعد کالی مرچ کو گرائینڈر میں خوب باریک پیس کر رکھ لیں اور ذرا سی چٹکی لے کر نتھنے میں لگا کر بطور نسوار استعمال کریں اس سے چند چھینکیں آ کر زکام خارج ہو جائے گا۔

مذکورہ بالا علاج سے بغیر کسی دافع درد دوائی مثلاً، پیراسیٹامول، پونسٹان وغیرہ کے استعمال کے دردوں وغیرہ سے آرام آجاتا ہے۔

> الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
> (مینجر)

نزلہ زکام کا قدرتی علاج

''علاج نزلہ اخراج نزلہ''۔

اگر نزلے کو انٹی الرجک یا انٹی بائیوٹکس کے ذریعہ روکا جائے تو اس سے مزید پیچیدگیاں بڑھتی ہیں بلکہ مدافعانہ نظام کے کمزور ہو جانے سے فلو کا اٹیک بار بار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

ہربل پوڈر برائے فلو

سونف (Fennel) ملٹھی (Liquorice) ہم وزن لے کر گرائینڈر میں باریک پیس لیں ایک تا دو چمچ کا قہوہ بنا کر شہد یا ہلکی چینی ملا کر دن میں چند مرتبہ پیئیں یا ایک چٹکی منہ میں رکھ کر چوسیں۔

یا

جوہر جوشاندہ یا جوشاندی یا جوشینا جو مختلف دواساز اداروں کے بنے ہوئے ہیں حسب ترکیب تیار کر کے استعمال میں لائیں۔

انفلوئنزا کا ہومیو علاج

Sabadilla, Eucalyptus, Gelsemium, Ferrum phosphoric, Eupator perfol, Baptisia, Causticum Hahnem, Camphora, Bryonia, Aconitum.

کسی ہومیوسٹور سے مذکورہ بالا ہومیو نسخہ محلول شکل میں 20 ایم ایل 30 طاقت میں بنوا لیں اور ساتھ 100 گرام خالی ہومیو گولیاں بھی لے لیں۔ گولیوں کے اوپر یہ دوا اس قدر چھڑکیں کہ گولیاں کسی قدر تر ہو جائیں۔ پانچ سات گولیاں دن میں تین چار مرتبہ چوسیں، بفضل خدا فلو یعنی نزلہ وبائیہ یا عام نزلہ زکام میں مفید و مؤثر ہے۔ یہ دوا صرف ایک فرد کے لئے نہیں گھر کے پورے افراد کے لئے کافی ہے۔

فلو کے لئے دوسرا نسخہ

Influenzinum, Pyrogenium, Bacillinum,

کسی ہومیوسٹور سے ایک ہی شیشی میں 20 ایم ایل دوا 200 طاقت میں محلول شکل میں بنوا لیں۔ ساتھ 100 گرام خالی ہومیو گولیاں بھی خرید لیں گولیوں پر اس قدر چھڑکیں کہ قدرے تر ہو جائیں، پانچ سات گولیاں روزانہ ایک بار یا حسب ضرورت صبح شام یا دوسرے تیسرے دن چوس لیں۔ یہ نزلہ زکام و فلو کا نہ صرف علاج ہے بلکہ وبا کے دنوں میں کبھی کبھی لینے سے ان بیماریوں سے بفضل خدا بچاؤ رہتا ہے۔

پرہیز و ہدایات

نزلہ زکام کی صورت میں جہاں تک ہو سکے خوراک میں بہت کمی کر دیں۔ سرد ہوا سے بچیں۔ سر کو ڈھانپ کر رکھیں۔ گرد آلود ماحول سے گریز کریں۔ ترش بادی اشیا سے پرہیز کریں۔

❁❁❁❁❁❁❁

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

مجلس خدام الاحمدیہ مالی (Mali) مغربی افریقہ کے

چوتھے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: ظفر احمد بٹ۔ مبلغ سلسلہ مالی)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مالی کو اپنا چوتھا نیشنل اجتماع مورخہ 26,27 دسمبر 2009ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کی دو ماہ پہلے سے تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کی مجالس میں تیاری کروائی گئی۔ اجتماع سے قبل صدر مجلس خدام الاحمدیہ مالی اور نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ کے بعض ممبران نے بعض ریجنز کا دورہ کیا اور سب خدام کو اجتماع میں بھر پور حصہ لینے اور مالی قربانی کی تحریک کی گئی۔

امسال بھی اجتماع مشن ہاؤس مالی کے قریب بڑی گراؤنڈ میں منعقد کیا گیا۔ اجتماع سے تین روز قبل اجتماع گاہ کی تیاری کے لئے وقار عمل شروع کر دیا گیا تھا۔ خدام نے اجتماع کو خوبصورت گیٹ، جھنڈیوں اور بینرز سے بہت خوبصورتی سے سجایا۔

افتتاحی تقریب

مورخہ 26 دسمبر کو نماز تہجد اجتماعی ادا کی گئی اور باماکو اور مختلف محلوں کے خدام واطفال اجتماع گاہ پہنچے۔ سب سے پہلے مالی اور خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا اور دعا کروائی۔

تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم عمر معاذ صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں انسان کی پیدائش کا مقصد، عبادت اور نماز کی اہمیت بتائی۔

پھر معزز مہمانوں میں سے جیلی بوگو کے میئر نے جماعت کی خدمات کو سراہا اور دعوت نامے کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد جناب مدیبو کان سیسے صاحب جو وزارت داخلہ کی طرف سے تشریف لائے جو مالی کی تمام NGO کے نگران ہیں انہوں نے بتایا کہ تین ماہ قبل ان کو خاکسار کے ذریعہ ہیومینٹی فرسٹ اور احمدیت کا تعارف ہوا۔ جب ان کو گزشتہ تین سالوں کی سالانہ رپورٹس پیش کی گئیں تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے اور احمدیت پوری دنیا میں اسلام اور انسانیت کی جو خدمت کر رہی ہے وہ قابل تعریف ہے اور مالی ان خدمات کے لحاظ سے ابھی بہت پیچھے ہے۔ انہوں نے مالی کے مختلف ریجنز میں پانچ پانچ ہیکٹرز زمین دلوانے کا وعدہ کیا اور انہوں نے جیلی بوگو کے میئر کو بھی کہا کہ میری آپ سے درخواست ہے کہ ان کو تین ہیکٹر زمین دیں تا کہ وہ بہتر طور پر کام کر سکیں۔ ان کے اظہار خیال کے بعد میئر دوبارہ سٹیج پر تشریف لائے اور کہا کہ جو آپ نے کہا ہے درست ہے مَیں زمین دلوانے کا وعدہ کرتا ہوں۔

اس کے بعد اجتماع کا پروگرام کے مطابق ورزشی انفرادی مقابلہ جات شروع کروائے گئے۔ دوڑ 100 میٹر، دوڑ 400 میٹر، اور فٹ بال کے ابتدائی میچز کروائے گئے اور اطفال الاحمدیہ کے دوڑ 50 میٹر، تین ٹانگ دوڑ اور چھلانگ کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد درس ہوا۔ شام کے کھانے کے معًا بعد علمی مقابلہ جات شروع کروائے گئے۔ امسال علمی مقابلہ جات میں سے تلاوت، اذان، حفظ قرآن، دینی معلومات، تقریر اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان تمام مقابلہ جات میں خدام و اطفال نے بھر پور حصہ لیا۔

دوسرا روز

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد با جماعت سے کیا گیا نماز تہجد کے بعد درس دیا گیا۔ درس کے بعد تمام خدام و اطفال نے مین سڑک سے مشن ہاؤس کے سامنے سے گزرتے ہوتے ہوئے تین کلومیٹر پیدل سفر کیا ساتھ لا الٰہ الا اللّٰہ کے ورد اور نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت، اسلام زندہ باد کے نعرہ جات لگائے۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات شروع کئے گئے۔ انفرادی مقابلہ جات میں سے ڈاک دوڑ، چھلانگ، تین ٹانگ دوڑ کے مقابلہ جات کروائے گئے اور فٹ بال اور رسّہ کشی کے ابتدائی میچز کے بعد فائنل مقابلہ جات کروائے گئے تمام خدام نے مقابلہ جات میں بھر پور حصہ لیا اور بہت لطف اندوز ہوئے۔

اختتامی تقریب

ساڑھے بارہ بجے اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا پھر مکرم مدیبو کانوتے صاحب صدر خدام الاحمدیہ مالی نے خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور علمی و ورزشی مقابلہ جات کی رپورٹ پیش کی پھر مکرم عمر معاذ صاحب نے خدام کو نصائح کیں اور آخر پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے گئے اور اختتامی دعا کروائی گئی۔

الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ مالی کے چوتھے نیشنل اجتماع میں 31 مجالس کے 480 خدام و اطفال نے شرکت کی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اجتماع بہت کامیاب رہا۔

❁❁❁❁❁❁❁

لجنہ اماء اللہ اور ناصرت الاحمدیہ سویڈن کے

27ویں سالانہ اجتماع کا شاندار انعقاد

(رپورٹ: قرۃ العین خان۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سویڈن)

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے لجنہ اماءاللہ وناصرات الاحمدیہ سویڈن کا 27واں سالانہ اجتماع 24/25 اکتوبر 2009ء کو مسجد ناصر گوتھن برگ میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔

صبح ساڑھے نو بجے سے مہمانوں کی آمد کے ساتھ ہی شعبہ رجسٹریشن نے اپنا کام شروع کر دیا۔ دس بجے تلاوت قرآن کریم اور حدیث کے ساتھ اجتماع کا آغاز ہوا۔ ناصرات الاحمدیہ کے مقابلہ حسن قراءت سے اجتماع کے مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں تمام ملک سے آئی ہوئی ناصرات کی تینوں معیاروں کی بچیوں نے حصہ لیا۔ اس کے بعد لجنہ و ناصرات کے مختلف مقابلہ جات وقت کی پابندی سے یکے بعد دیگرے ہوتے رہے جن میں تقریر ناصرات، حفظ قرآن لجنہ، تقریر فی البدیہہ لجنہ، نظم ناصرات اور مقابلہ حفظ قرآن ناصرات شامل تھے بعد ازاں وقفہ برائے نماز و طعام تھا۔ اس دوران شعبہ ضیافت کے تحت فوڈ اسٹال اور شعبہ صنعت ودستکاری کے تحت نمائش کا اہتمام تھا لجنہ و ناصرات نے وقفے کے دوران دونوں اسٹالز سے بھر پور فائدہ اٹھایا اور لطف اندوز ہوئیں۔

وقفے کے بعد اجلاس دوم کا آغاز بھی تلاوت حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام سے ہوا۔

پہلا مقابلہ تاریخ احمدیت پر ایک کوئز مقابلہ تھا جو کہ انتہائی دلچسپ تھا اور یہ لوکل مجالس کی لجنہ ٹیموں کے مابین تھا اور یہ ٹیمیں اپنے اپنے شہر سے منتخب ہو کر نیشنل مقابلے میں شرکت کے لئے بھر پور تیاری سے آئی تھیں۔ یہ مقابلہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ تینوں ٹیموں نے زبردست مقابلہ کیا اور تمام حاضرات نے بھی ذوق وشوق سے اس مقابلہ کو دیکھا اور سنا۔ اس کے بعد ناصرات کا مقابلہ تقریر فی البدیہہ اور لجنہ و ناصرات کی مختلف گیمز ہوئیں۔

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس دن لجنہ کا مقابلہ حسن قراءت، مقابلہ نظم، مقابلہ تقریر لجنہ معیار دوم تھا۔

ناصرات الاحمدیہ گوتھن برگ کی بچیوں نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ اور ایک بچی نے ان اشعار کا رواں انگلش ترجمہ بھی پیش کیا۔

وقفہ کے بعد اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس میں سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سویڈن نے اختتامی تقریر کی اور مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی لجنہ اور ناصرات میں انعامات تقسیم کئے اور دعا کے ساتھ اس بابرکت اجتماع کا اختتام ہوا۔

پہلے دن ناصرات ولجنہ کی کل حاضری 114 اور دوسرے دن یعنی مورخہ 25 اکتوبر کو لجنہ و ناصرات کی کل حاضری 110 رہی۔ اس اجتماع میں مجلس گوتھن برگ، مجلس مالمو، مجلس اسٹاک ہالم، مجلس کالمار اور فالکن برگ سے لجنہ و ناصرات نے شمولیت کی۔ ناروے سے آئی ہوئی مہمان لجنہ نے بھی اس اجتماع میں شمولیت کی۔

❁❁❁❁❁❁

مجلس انصار اللہ لائبیریا کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا اجتماع کے لئے خصوصی پیغام۔ مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد

(رپورٹ: نوید احمد عادل۔ مبلغ سلسلہ۔ لائبیریا)

اللہ کے فضل سے مورخہ 15.14. نومبر 2009ء کو مجلس انصار اللہ لائبیریا کو اپنا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ 14 نومبر کو صبح ہی سے مختلف مجالس سے انصار شاہ تاج احمدیہ سکول منرو ویا میں پہنچنے شروع ہو گئے۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور کھانے کے بعد ٹھیک تین بجے سہ پہر مکرم محمد زکریا صاحب قائمقام امیر صاحب مشنری انچارج نے لوائے احمدیت اور ڈاکٹر عبد العلیم صاحب نے لائبیریا کا جھنڈا لہرایا۔ اس دوران انصار نعرہ ہائے تکبیر اور کلمہ طیبہ اور دوسرے نغمات پڑھتے رہے۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد مکرم قائمقام امیر صاحب و مشنری انچارج نے حضور انور کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ حضور انور نے اپنے پیغام میں انصار اللہ لائبیریا کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ تمام کامیابیوں کا دارو مدار تقویٰ پر ہے اس لئے جب آپ دوسروں کو تبلیغ کریں تو آپ کی اپنی زندگی دوسروں کے لئے نمونہ ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ دوسری اہم بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ بچوں کی صحیح تربیت ہے۔ بچہ شروع سے ہی اپنے والدین سے متاثر ہوتا ہے اس لئے اپنے گھروں میں انہیں صحیح احمدی ماحول دیں۔ اگر تبلیغ کے ذریعہ ہم کچھ لوگوں کو احمدیت کی طرف لے بھی آئیں اور دوسری طرف ہمارے اپنے بچے غیر اسلامی معاشرے سے متاثر ہو رہے ہوں تو پھر تمام کوششیں بے فائدہ ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اپنے بچوں میں خلافت کی محبت پیدا کریں یہی اسلام کی روح ہے۔ ماضی میں خلافت کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے اس لئے ہمیں ہر قیمت پر اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔

حسب پروگرام ساڑھے چار بجے شام کھیلوں کے مقابلے شروع ہوئے۔ کھیلوں میں 100 میٹر دوڑ، کلائی پکڑنا، میوزیکل چیئر اور فٹ بال کے مقابلے شامل تھے۔ فٹبال کا فائنل ماؤنٹ لیراڈو کاؤنٹی نے ایک سخت مقابلہ کے بعد قومی کاؤنٹی کو ہرا کر جیت لیا۔ سات بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ جس کے بعد مقبول عام پروگرام مجلس سوال و جواب اور ویڈیو پروگرام ہوا۔ سوالوں کے جواب خاکسار نوید احمد عادل مبلغ بوخن کاؤنٹی نے دیئے۔ جبکہ ویڈیو پروگرام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ گھانا 2008ء کی ویڈیو دکھائی گئی جس میں انصار نے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔

دوسرے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد با جماعت سے ہوا۔ نماز کی ادائیگی کے معًا بعد تعلیمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں اذان دینی معلومات اور پیغام رسانی کے مقابلے ہوئے۔

گیارہ بجے دن اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ جس میں مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس سیشن میں لونا کاؤنٹی کے سینیٹر Hon Foolba Kanneh نے بھی تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی، تعلیمی اور طبی خدمات کو دل سے سراہا۔ آخر پر مکرم قائم مقام امیر صاحب نے انصار میں تعلیمی و ورزشی مقابلہ جات کے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی تقریر کی جس میں دوبارہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام میں مذکور نصائح کی طرف توجہ دلائی۔

❁❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk

mahmud.a.malik@gmail.com

خلفائے احمدیت اور مباہلہ

مباہلہ کا مطلب ہے کہ کسی مسئلہ میں واضح دلائل کے باوجود دو گروہوں میں اختلاف ہو جائے تو جھوٹے پرخدا کی لعنت ڈال کر ہرفریق اپنا معاملہ خدائے علیم و خبیر کے سپرد کرتے ہوئے آخری فیصلہ چاہے۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے ''خلافت سوونیئر'' کے ایک مضمون میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے خلفائے احمدیت کی مباہلہ کے حوالہ سے کامیابیوں کا مختصر ذکر کیا ہے۔

فتح مکّہ کے بعد مختلف علاقوں کے وفود تحقیق کے لئے مدینہ آنے لگے۔ 10ھ میں 60 مسیحیوں کا ایک وفد وادیٔ نجران سے پانچ صدمیل کی مسافت طے کرکے مدینہ پہنچا۔ نجران ہرقل شاہ روم کے ماتحت ایک خودمختار عیسائی ریاست تھی۔ وفد نے رسول کریم ﷺ سے حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش اور دیگر مذہبی امور کے بارہ میں بحث کی۔ اُن پر اتمام حجت کے بعد آنحضور ﷺ نے انہیں قرآنی حکم کی روشنی میں آخری طریق فیصلہ کے طور پر مباہلہ کی دعوت دی۔ بعض سردار مباہلہ پر آمادہ ہوگئے مگر ان کے لارڈ بشپ نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر یہ سچے ہوئے تو ہم ایک سال میں تباہ ہوجائیں گے کیونکہ نبی سے مباہلہ کرکے کبھی کوئی بچ نہیں سکا۔ تم اگر اس کا دین نہیں مانتے تو اس سے معاہدہ کرلو۔ چنانچہ وہ آنحضور ﷺ سے معاہدہ کرکے واپس لوٹے۔

آیت مباہلہ کے مطابق مباہلہ کا اوّلین حق اس امام کو ہوتا ہے جو مدعی الہام یا مامور من اللہ ہو۔ پھر امام کی متابعت میں اس کے نائبین کو بھی یہ حق تفویض ہوتا ہے۔ دعا کا یہ مقابلہ زبانی بھی ہوسکتا ہے اور تحریری بھی۔ اور مباہلہ کا نتیجہ کاذب فریق پر لعنت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جو عذاب کی کوئی بھی شکل ہوسکتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے سب سے پہلے 1886ء میں آریہ لیڈروں کو دعوت مباہلہ دی۔ اگرچہ نامور آریوں نے تو اس دعوت کا کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ آریہ لیڈر لیکھرام مقابلہ پر آیا اور 6 مارچ 1897ء کو مباہلہ کا عبرتناک نشان بن کر ہلاک ہوا۔ پھر 1902ء میں حضورؑ نے امریکہ کے عیسائی لیڈر ڈاکٹر ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا جو 8 مارچ 1907ء کو سخت ذلیل و رسوا ہوکر آپؑ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہوا اس جہاں سے کوچ کرگیا۔

اگرچہ مسلمان علماء بھی حضرت مسیح موعودؑ سے مباہلہ کا اصرار کررہے تھے لیکن حضورؑ جزوی اختلاف کی بناء پر مباہلہ کرنے سے گریز فرماتے رہے۔ چنانچہ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے 1891ء میں حضورؑ کو وفات وحیات مسیح پر مباہلہ کی دعوت دی تو حضورؑ نے اس کی بجائے دعا کرنے کے مقابلہ کی تجویز دی۔

جب حضورؑ نے ''ازالہ اوہام'' میں اپنا دعویٰ مسیحیت شائع کیا اور علماء ہند کی طرف سے آپؑ پر فتویٰ کفر لگایا گیا تو اللہ تعالیٰ سے حکم پاکر حضورؑ نے 10 دسمبر 1892ء کو اِن مکفّرین کو پہلی مرتبہ مباہلہ کی دعوت دی اور 1896ء میں ''انجام آتھم'' میں ایک سو سے زائد نامور مسلمان علماء، صوفیا اور سجادہ نشینوں کو نام بنام دعوت مباہلہ دی۔ جواباً بعض علماء نے بالبداہت یہ مباہلہ قبول کیا اور حضورؑ کی زندگی میں ہی مباہلہ کا نشان بن کر راہیٔ ملک عدم ہوئے۔ جیسے مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب۔ علماء کے ایک اور گروہ نے اعلانیہ تو دعوت مباہلہ قبول نہیں کی مگر مخالفت اور تکذیب سے بھی باز نہ آئے، وہ بھی مباہلہ کی قہری تجلّی کا نشان بنے مثلاً مولوی عبدالعزیز لدھیانوی، مولوی محمد لدھیانوی، سعداللہ لدھیانوی، مولوی غلام رسول رسل بابا اور مولوی غلام دستگیر قصوری وغیرہ ہلاک ہوکر مباہلہ کا نشان بنے تو مولوی نذیر حسین دہلوی اور مولوی اصغر علی مختلف بلاؤں میں گرفتار ہوکر مباہلہ کی قہری تجلّی کی زَد میں آئے۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کے نتیجہ میں حضورؑ کو غیرمعمولی برکات اور مالی وعلمی فتوحات سے نوازا۔

ہر چند کہ حضور علیہ السلام کی نیابت میں آپؑ کے خلفاء کو مباہلہ کا حق حاصل تھا مگر اس کی زیادہ ضرورت پیش نہیں آئی۔ خلافت ثانیہ میں مباہلہ کے بعض مواقع تو پیش آئے مگر مباہلہ ہو نہیں سکا۔

1918ء میں درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء کے سجادہ نشین خواجہ حسن نظامی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ لیکن اُن کے خیال کے برخلاف حضورؓ نے نہ صرف یہ چیلنج قبول کرنے کا اعلان کیا بلکہ شرائط بھی شائع کردیں۔ اس پر خواجہ صاحب نے گھبراہٹ میں کبھی یہ لکھا کہ ''میں نے مباہلہ کی حیثیت سے ان کو چیلنج نہیں دیا تھا'' تو دوسری طرف مریدوں میں عزت قائم رکھنے کی خاطر یہ بھی لکھ دیا کہ ''میں نے ان کی تیرہ کی تیرہ شرطیں تسلیم کرلی ہیں''۔ پھر جان چھڑانے کے لئے خواجہ صاحب نے کئی عجیب شرائط رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا مثلاً ''20 ہزار احمدیوں کے دستخط اور پتے مجھے دکھائے جائیں جن کو ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ جب وہ کمیٹی ان کے احمدی ہونے کی تصدیق کردے گی تو میں قادیان جاؤں گا''۔ لیکن جب اُن کو کوئی جائے فرار نہ ملی تو آخر مباہلہ نہ کرنے کا الزام حضورؓ پر ہی لگادیا اور ازخود آئندہ مباہلہ سے لاتعلقی ظاہر کرکے عملاً شکست تسلیم کرلی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ دیکھ کر کہ سچ اور جھوٹ کا بذریعہ مباہلہ فیصلہ ہندوستان میں ایک معیار سمجھا جانے لگا ہے تو دیگر مخالف علماء پر بھی اتمام حجت مناسب سمجھی اور علمائے دیوبند وفرنگی محل کو مباہلہ کا چیلنج دیا مگر علمائے دیوبند نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔

جولائی 1931ء میں سید محمد شریف ساکن گھڑیالہ ضلع لاہور امیر اہلحدیث نے بذریعہ اشتہار حضورؓ کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور ازخود مقام وغیرہ کا اعلان کردیا۔ حضورؓ نے یہ چیلنج قبول کرتے ہوئے جب مسنون شرائط بیان کیں تو امیر اہلحدیث نے مسنون مباہلہ کی شرائط قبول کرنے سے انکار کردیا۔

1935ء میں احرار نے جب احمدیوں پر ایک سازش کے تحت آنحضرت ﷺ کی توہین کے الزامات لگائے تو حضورؓ نے اس الزام کی پُرزور تردید کی اور سچ اور جھوٹ میں فرق کے لئے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اس چیلنج کے شائع ہونے پر اگرچہ بعض احراریوں نے قادیان آکر مباہلہ قبول کیا مگر مباہلہ کے مخاطب احراری لیڈروں نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ تب حضورؓ نے 6/ستمبر 1935ء کے خطبہ جمعہ میں احرار کی شرائط کو تسلیم کرتے ہوئے گورداسپور آنے پر رضامندی ظاہر کی اور احرار کے پانچ لیڈروں کو مقابلہ پر آنے کی دعوت دی۔ مشہور آریہ اخبار ''پرکاش'' (لاہور) نے اس بارہ میں لکھا کہ ''مرزائیوں اور احراریوں کے درمیان کشیدگی اس انتہا تک پہنچ گئی ہے کہ وہ اب ایک دوسرے کو مباہلہ کا چیلنج دینے لگ پڑے ہیں۔ احراریوں کی تو خدا جانے لیکن مرزائیوں نے پہل کردی ہے۔ دیکھئے احراری خلیفہ صاحب کا مذکورہ چیلنج منظور کرتے ہیں یا اسے اُسی طرح شیر مادر کی طرح پی جاتے ہیں جس طرح آنجہانی منشی غلام احمد قادیانی کا مباہلہ کا چیلنج مولوی ثناءاللہ پی گئے تھے''۔

اخبار پرکاش کا اندازہ درست نکلا کیونکہ احرار نے بالآخر حیلوں بہانوں سے مباہلہ سے راہ فرار اختیار کرنے کی اور حضورؓ نے اُن کی اکثر شرائط منظور کرکے اُن کی کوشش ناکام بنانے کی کوشش کی۔ تب احرار نے یکطرفہ طور پر مقام وتاریخ مباہلہ کا اعلان کردیا۔ احرار کی یہ روش دیکھ کر حضورؓ نے 30/اکتوبر 1935ء کو ایک پمفلٹ میں حلفیہ طور پر اپنے عقیدہ کا اعلان کیا۔ تو احرار مباہلہ کی شرائط طے کرنے کی بجائے ملک بھر میں یہ تحریک کرنے لگے کہ 23/نومبر 1935ء کو ہزاروں کی تعداد میں لوگ قادیان پہنچیں (گویا فساد کی نیت تھی) حالانکہ احرار کی کانفرنس کو حکومت نقضِ امن کے باعث پہلے ہی روک چکی تھی۔ اس پر حضورؓ نے 10/نومبر 1935ء کو یہ اعلان فرمایا کہ: ''میں صاف لفظوں میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم قادیان میں مباہلہ کے لئے تیار ہیں مگر کانفرنس کے لئے نہیں ......میرے اس اعلان کے بعد پھر شرائط اور تاریخ طے کئے بغیر اگر احرار قادیان آئیں تو......اس کی ذمہ داری یا تو حکومت پر ہوگی یا احرار پر۔ جماعت احمدیہ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی''۔ اس کے باوجود احرار نے قادیان پہنچنے کی تحریک جاری رکھی بلکہ یہ جھوٹا پراپیگنڈا بھی شروع کیا کہ حضورؓ نے بذریعہ تار قادیان میں مباہلہ ہونے کی اطلاع دیدی ہے۔ تاہم حکومت وقت نے احرار کی فتنہ پردازی کو محسوس کرکے قادیان میں اجتماع پر پابندی لگادی۔ اس پر احرار نے قادیان میں جمعہ پڑھنے کی اجازت چاہی جو حکومت نے اُن کے بدارادے بھانپتے ہوئے نہ دی جس پر احرار نے احتجاجاً جمعہ نہ پڑھنے کا ہی اعلان کردیا۔ البتہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت احرار سرکاری حکم امتناعی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جمعہ پڑھنے نکلے اور گرفتار ہوکر چار ماہ کے لئے قید ہوگئے۔ اُس زمانہ میں ایک صحافی ابوالعلاء چشتی نے اخبار ''احسان'' میں لکھا: ''میں مرزا بشیرالدین محمود نہیں جس سے مباہلہ کرنے کا نام سن کر رہنمایانِ احرار کے بدن پر رعشہ طاری ہوجاتا ہے''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دَور میں مباہلہ کی نوبت اس وقت آئی جب آمر مطلق جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان نے احمدیوں کو اپریل 1984ء میں آرڈیننس کے ذریعہ بنیادی انسانی حقوق و مذہبی آزادی سے محروم کردیا۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف احمدیوں کے خلاف مقدمات اور تعزیری سزاؤں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا بلکہ اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے لئے حضورؒ کو مجبوراً پاکستان سے انگلستان ہجرت کرنی پڑی۔ ضیاء کے عناد وتعصب کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ دسمبر 1984ء میں اُس نے اعلان کیا کہ ''احمدی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجائیں یا پھر ملک چھوڑ جائیں''۔ جواباً حضورؒ نے خطبہ جمعہ 14/دسمبر 1984ء میں جو اعلان فرمایا، وہ دراصل یکطرفہ مباہلہ کا چیلنج ہی تھا۔ جس کے آخر میں دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے انجام کی خبر بھی دی۔

جب ضیاء اور اُس کے مذہبی کارندے الزام تراشیوں میں بڑھتے چلے گئے تو 10 جون 1988ء کو حضورؒ نے جماعت احمدیہ کے معاند مکفرین ومکذبین کو باقاعدہ تحریری مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور مباہلہ پمفلٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کی زبان سے دعوت مباہلہ بیان کرکے پھر جماعت احمدیہ اور اس کے امام پر قریباً ساٹھ متفرق الزامات کی نفی کرتے ہوئے سات مرتبہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن تحریر کرکے ان کی تردید کی۔ پھر اپنے عقائد بیان کرکے چیلنج دیا کہ اگر ہمارے یہ

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا جنوری وفروری 2008ء میں شامل اشاعت مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب کی نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اٹھ رہا ہے حجاب آدھی رات
مانگ لے بے حساب آدھی رات
بگوش ہوش سن لے اِنِّیْ قَرِیْب
کھلا اجابت کا باب آدھی رات
حصول منزل کی ہے تمنا ۔ تو
ہولے پادر رکاب آدھی رات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17 مارچ 2008ء میں مکرم عبدالمنان ناہید صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہیں زلزلہ زدگاں کوہ و دمن ، ساحل پہ سمندر کی یلغار
ہے صورتِ امن و اماں نہ کہیں ، نے جائے پناہ در و دیوار
اس عالم افراتفری میں اک شخص نے دی دنیا کو صدا
میں حصن حصین اس دَور کا ہوں ہے میرے پروں تلے جائے قرار
اس حال میں آؤ میری طرف اب میں ہوں حصارِ امن و اماں
ہے تیرگیِ شب چاروں طرف میں حاصلِ سلسلۂ انوار
اب مانے نہ مانے کوئی مگر ناہید تھی سچی بات وہی
جو اس نے کہی ، جو ہم نے سنی ، ظاہر بھی ہوئے جس کے آثار

عقائد نہیں تو مخالفین اِن کے جھوٹا ہونے کا اعلان کر کے لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ کہیں۔ پھر سچے پر اللہ کی رحمتیں اور جھوٹے پر غضب نازل ہونے کی دعا کی گئی اور مضمون کے آخر میں حضورؒ نے اپنے دستخط ثبت فرما کر گویا مباہلہ میں پہل کر دی۔

اس مباہلہ کا اوّل مخاطب جنرل ضیاء الحق تھا کیونکہ اُس نے یہاں تک اعلان کر دیا تھا کہ ''احمدیت ایک کینسر ہے جسے میں نکال باہر پھینکوں گا''۔ مباہلہ کا پمفلٹ 10 جون 1988ء کو شائع کر کے عام تقسیم کرنے کے علاوہ اخبارات میں شائع کروا دیا گیا اور صدر پاکستان اور سربرآوردہ مکفر علماء کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھی بھجوایا گیا۔

جب دو ماہ بعد تک ضیاء الحق کی طرف سے نہ تو مباہلہ کا کوئی جواب آیا اور نہ ہی مخالفت میں کمی نظر آئی تو خدا کی تقدیر حرکت میں آنے لگی۔ اور 12 اگست 1988ء کو حضورؒ نے اپنی ایک تازہ رؤیا بیان کر کے واضح فرمایا کہ جس قوم کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا ہے اس کی سزا مقدر ہو چکی ہے۔ صرف پانچ روز بعد 17/اگست کو خدا تعالیٰ کی وہ قہری تجلی ظاہر ہوئی جس نے اس آمر مطلق کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے عبرت کا نشان بنا دیا۔ اُس کی ہلاکت کے دو روز بعد خطبہ جمعہ میں حضورؒ نے فرمایا کہ آج جنرل ضیاء الحق کی موت پر جو علماء صدمے کا اظہار کر رہے ہیں، یہ وہی ہیں جو کل تک ان کو گالیاں دے رہے تھے اس لئے اِن کے ردّ عمل نے بتا دیا کہ موت کا کوئی صدمہ نہیں، اِن کو اس بات کا صدمہ ہے کہ خدا کا ایک نشان احمدیت کے حق میں ظاہر ہو گیا، اُس کی سیاہی ہے جو چہروں پر پھر گئی ہے۔ لیکن اِس نشان کو دیکھ کر ہم احمدیوں پر حمد کرنا اور درود کثرت سے پڑھنا واجب ہو گیا ہے۔

مباہلہ میں ایک نشان اسلم قریشی کے زندہ ہونے کا بھی ظاہر ہوا کیونکہ یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا تھا کہ اسلم قریشی کے اغواء اور قتل میں امام جماعت احمدیہ ملوث ہیں۔ 1984ء میں اسلم قریشی کی غائبانہ نماز جنازہ تک پڑھ دی گئی اور اُس کے نام پر ہی احمدیوں کے خلاف تحریک چلائی گئی۔ اس کے جواب میں حضورؒ نے تحریر فرمایا ''میں بحیثیت امام جماعت احمدیہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ افتراء ہے لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ''۔ چنانچہ یہ محیّر العقول معجزہ تھا کہ پانچ سال سے غائب اور نام نہاد مغوی اور مقتول اسلم قریشی مباہلہ کے صرف ایک ماہ بعد اچانک زندہ ہو کر سامنے آ گیا جس کی تشہیر سارے قومی اخبارات اور ٹیلی ویژن چینل پر کی گئی۔

حیرت ہے کہ کسی کو بھی اس تحریری مباہلہ کا چیلنج کھلم کھلا قبول کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ البتہ بعض علماء نے سستی شہرت کے لئے ایسی شرائط عائد کر دیں جو ناممکن العمل تھیں۔ اُن میں سے ایک پاکستان عوامی تحریک اور ادارہ منہاج القرآن کے بانی علامہ طاہر القادری ہیں جنہوں نے مباہلہ میں درج ایک حصہ کے بارہ میں کہا کہ انہیں انشراح نہیں۔ البتہ جو حصہ بانی جماعت احمدیہ کی صداقت اور دعویٰ سے متعلق تھا اس کے بارہ میں انہوں نے اعلان کیا کہ ''احمدیوں کے کفر و ضلالت میں کوئی شبہ نہیں......''۔ تاہم چیلنج کو دستخط کر کے قبول کرنے کی بجائے انہوں نے مینار پاکستان پر آ کر مباہلہ کرنے کا چیلنج دیدیا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ ان مخصوص مخالفانہ حالات میں پاکستان نہیں آ سکتے۔

جب اُنہیں اُن کی ہی کتب کے حوالوں سے مسنون مباہلہ کی طرف بلایا گیا تو موصوف نے ان گزارشات کو درخور اعتناء نہ سمجھا لیکن سستی شہرت اور مباہلہ کو مشتبہ کرنے کی خاطر یہ اعلان و اظہار کرتے رہے کہ گویا انہوں نے یہ چیلنج قبول کر لیا ہے اور 12 ربیع الاوّل کی رات مینار پاکستان پر وہ مرزا طاہر احمد کا انتظار کریں گے۔ چنانچہ اُس روز انہوں نے ازخود مینار پاکستان کے جلسہ میں یہ اعلان کیا کہ آج ہم نے مرزا طاہر احمد کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں فرزندان توحید کی موجودگی میں اس کے مباہلہ کے لئے انتظار کر کے اس کے بعد بحث کو ختم کر دیا ہے......۔

گو بظاہر تو علامہ موصوف جماعت احمدیہ کی شکست اور اپنی فتح کے نقارے بجاتے نظر آتے ہیں لیکن امر مباہلہ کو مشتبہ کرنے اور جزوی طور پر مباہلہ قبول کرنے کے نتیجہ میں ان پر جو لعنتوں کی مار پڑی، اس کی تفصیل نہایت عبرت انگیز ہے۔ چنانچہ 1990ء میں انہوں نے اپنے بعض مزعومہ مقاصد کے حصول کے لئے اپنے گھر میں فائرنگ اور قاتلانہ حملہ کا ڈھونگ رچایا۔ جس کی تحقیق لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج پر مشتمل ٹربیونل نے کی اور تفصیلی تحقیق اور شہادتوں کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ میں لکھا کہ ''طاہر القادری پر کسی قسم کا حملہ نہیں ہوا۔ واقعہ جھوٹ ہے''۔ اگرچہ اس مقدمہ کے دوران انہوں نے عدالت کو متضاد بیان بھی دئے کہ ''انہوں نے قادیانیوں کے خلاف مباہلہ میں شرکت کی''۔ اور یہ بیان بھی دیا کہ انہوں نے قادیانیوں کے خلاف کوئی کتاب نہیں لکھی اور نہ ہی کوئی مباہلہ کیا تھا۔ لیکن جرح کے دوران تسلیم کیا کہ ''مباہلہ کا چیلنج مرزا طاہر احمد نے دیا تھا۔ میرے علاوہ چند علماء نے اس کو قبول کیا لیکن مرزا طاہر احمد کے نہ آنے کی وجہ سے صرف ختم نبوت کانفرنس ہوئی'' وغیرہ۔

دیو بندی مسلک اور مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق رکھنے والے مولوی منظور احمد چنیوٹی نے بھی اس دعوت مباہلہ کو حسب شرائط قبول کر کے دستخط کرنے کے بجائے نئی دعوت مباہلہ دے کر مشتبہ کرنے کی کوشش کی۔ نیز یہ اعلان بھی کیا کہ ''میں 15 ستمبر 1989ء تک زندہ رہوں گا تاہم قادیانی جماعت اس وقت تک زندہ نہیں رہے گی''۔ جواباً حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ ''انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ ہر زندگی کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر زندہ ہو چکی ہے۔ منظور چنیوٹی اگر زندہ رہا تو اس کو ایک ملک ایسا دکھائی نہیں دے گا جس میں احمدیت مر گئی ہو۔ اس کی ذلت اور رسوائی دیکھنا آپ کے مقدر میں لکھا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ''۔ حضورؒ کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے بار بار پوری ہوئی۔ چنانچہ جلد ہی منظور چنیوٹی نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ ''انہوں نے 15 ستمبر تک صرف مرزا طاہر احمد کے ختم ہو جانے کی بات کی تھی ساری قادیانی جماعت کی نہیں''۔

اس اخباری بیان کے کچھ عرصہ بعد ہی منظور چنیوٹی کے دست راست محمد یار شاہد نے اِس کے بارہ میں کہا کہ ''اگر اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے تو اہم انکشافات کروں گا جس سے ان پردہ نشینوں کے اصل کرتوتوں سے شہریوں کو آگاہی ہوگی''۔ پھر ایک اخبار میں چنیوٹ کے شہریوں کی قرارداد شائع ہوئی کہ ''مولانا چنیوٹی کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دیا جائے''۔ نیز چنیوٹ میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے قاری یامین گوہر نے کہا کہ ''منظور چنیوٹی نے محض چندہ بٹورنے کے لئے ختم نبوت کا لیبل لگا رکھا ہے''۔ حتّٰی کہ مولوی اللہ یار ارشد نے بھی جلسہ میں تقریر کی جو اخبارات میں بعنوان ''پنجاب اسمبلی میں مولانا منظور چنیوٹی کا کردار ملت اسلامیہ کی رسوائی کا سبب بنا'' شائع ہوئی۔ اس کے علاوہ نامور شاعر اور دانشور علامہ سید محسن نقوی نے کہا کہ ''مولانا چنیوٹی اپنے علاقہ میں مذہبی منافرت پھیلانے اور فرقہ وارانہ تعصّبات کے زہر سے فضا کو مکدّر کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ علامہ محسن نقوی نے مطالبہ کیا کہ منظور احمد چنیوٹی کو اس کے غیر شریفانہ رویہ کی بناء پر اسمبلی کی رکنیت سے خارج کیا جائے''۔ اس کے بعد علماء کونسل نے بھی بیان دیا کہ ''منظور چنیوٹی آئین کی پاسداری کے حلف سے منحرف ہو گئے۔ وطن سے غداری کرنے پر مقدمہ چلایا جائے''۔

مولوی چنیوٹی کے لئے پنجاب اسمبلی کی رکنیت اعزاز کے بجائے توہین کا ذریعہ بن گئی۔ چنانچہ بے شمار مواقع پر منظور چنیوٹی کو دیگر اراکین نے شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ مثلاً

= اسمبلی میں منظور چنیوٹی نے جب ایک خاتون کے دوپٹہ نہ اوڑھنے کے بارہ میں کہا تو رکن اسمبلی نوابزادہ غضنفر علی نے کہا کہ مولانا کو ایوان سے باہر نکالا جائے یہ ہر وقت خواتین کے دوپٹے ہی دیکھتے رہتے ہیں۔ فضل حسین راہی نے کہا کہ مولانا صاحب! اُن کے پاؤں کی طرف بھی دیکھ لیا کریں کہ انہوں نے کون سے رنگ کی جوتی پہنی ہوئی ہے۔

= ایک اَور موقع پر منظور چنیوٹی کے ریمارکس پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ اور جب منظور چنیوٹی کی طرف سے الفاظ واپس لینے اور معذرت کرنے پر ارکان واپس آئے تو سردار فاروق لغاری نے سپیکر سے کہا کہ جب ایسی بے ہودہ باتیں ہوں تو فوراً نوٹس لیں۔ انتظار نہ کریں۔ نام تو مولانا ہے لیکن جیسی باتیں انہوں نے کی ہیں ہم کو شرم آتی ہے۔ سپیکر نے بھی مولانا منظور احمد چنیوٹی کے ریمارکس اور الفاظ کو نازیبا اور ناشائستہ قرار دیا اور منظور چنیوٹی کو اپنے ناشائستہ الفاظ پر ایوان میں تین بار معذرت کرنا پڑی۔

ایک اخبار نے اس پر لکھا کہ مولانا قادیانیوں کے خلاف خطابات کے ماہر ہیں۔ قادیانیوں کے خلاف تقریر کرنے میں یہ سہولت موجود ہے کہ ان کے خلاف زیبا، نازیبا، شائستہ، ناشائستہ لب و لہجے میں جو کچھ بھی کہا جائے چل جاتا ہے۔ بے چارے آگے سے بولتے ہی نہیں۔ کوئی احتجاج کرے یا ردّ عمل کا اظہار کرے تب معذرت کی صورت بنتی ہے۔ خاموش رہنے کی صورت میں بھلا کون معذرت کرتا ہے ...... مولانا منظور احمد چنیوٹی ناشائستہ خطابت کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔

= ایک موقع پر سپیکر اسمبلی نے مولانا چنیوٹی کی بات کا سختی سے نوٹس لیا مولانا چنیوٹی نے ضیاء الحق اور ان کے رفقاء کے لئے دعائے مغفرت کا معاملہ پیش کیا۔ مولانا منظور چنیوٹی نے کہا کہ ضیاء الحق کی موت پر تو سارا عالمِ اسلام رو رہا تھا۔ اس پر سپیکر نے مولانا چنیوٹی کو سختی سے کہا کہ وہ اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ منظور چنیوٹی اس پر بہت سیخ پا ہوئے اور سپیکر اور ایوان کے خلاف مسلسل نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہوئے واک آؤٹ کر گئے۔ اس وقت فضل حسین راہی نے کہا کیا ہی اچھا ہو اگر منظور چنیوٹی ہمیشہ کے لئے واک آؤٹ کر جائیں۔''

= ایک موقع پر رکن اسمبلی ذاکر شاہ نے کہا: ''چنیوٹی صاحب نے تو مقدمات اسلام بھی نہیں پڑھا اس لئے وہ فتویٰ نہیں دے سکتے۔ وہ عربی زبان سے بھی ناواقف ہیں''۔ فضل حسین راہی نے کہا: ''یہ سرکاری مولوی ہے''۔ ذاکر شاہ نے کہا: ''یہ فتویٰ فروش مولوی ہے''۔ اسلم گورداسپوری کے مطابق: ''مولانا صرف ملک میں فساد چاہتے ہیں ان کو کوئی خطرہ نہیں۔''

= جب منظور چنیوٹی نے اسمبلی میں کہا کہ ''مباہلہ کے تحت 15 ستمبر تک میرے قتل کی پیشگوئی کرنے پر مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعہ بلایا جائے''۔ تو خواجہ محمد یوسف نے کہا: ''مولانا کے مرنے سے اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔ انہیں بلٹ پروف جیکٹ دی جائے۔ ...... مولانا چنیوٹی نے اس سے قبل کہا تھا کہ مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے غائب کیا ہے۔ اگر اسلم قریشی مل جائیں تو میں اپنے آپ کو پھانسی دے دوں گا۔ اسلم قریشی مل گئے لیکن مولانا چنیوٹی نے اپنے آپ کو پھانسی نہیں دی۔''

چنانچہ حقیقت یہی ہے کہ جس معاند نے مباہلہ کو جزوی طور پر بھی تسلیم کیا یا اِس کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے ذلیل اور خائب و خاسر کیا جبکہ دوسری طرف اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت پہلے سے بڑھ کر شان سے ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا جنوری و فروری 2008ء میں اسیران راہ مولیٰ چک سکندر سے ملاقات کے بعد کہی جانے والی مکرم احسان اللہ قمر صاحب کی نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

پابند سلاسل جسم سہی تری روح نہیں ایمان نہیں
کیوں قلب حزیں ہو پل بھر کو میری جان نہیں میری جان نہیں
یہ دین متیں تم جس کے لئے یوں سینہ تان کے بیٹھے ہو
اس عقل کی اندھی دنیا کو اس حق کی کچھ پہچان نہیں
اس اندھی بھدی چکی کو اس شخص نے بقعۂ نور کہا
جو شخص تمہارے پل بھر سے اک پل کو رہا انجان نہیں
میرے لوگ شہید اسیر بھی ہیں اور مجھ سے یہاں نخچیر بھی ہیں
ہر زخم سجا ہے سینوں پر کچھ اس دل میں ارمان نہیں

ماہنامہ ''النور'' امریکہ ستمبر 2007ء میں شائع ہونے والی محترم چودھری محمد علی مضطرؔ عارفی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

جاگ اے شرمسار ! آدھی رات
اپنی بگڑی سنوار آدھی رات
وہ جو بستا ہے ذرّے ذرّے میں
کبھی اس کو پکار آدھی رات
بابِ رحمت کو کھٹکھٹانے دے
میرے پرورگار آدھی رات
کھلتے کھلتے کھلے گا بابِ قبول
عرض کر بار بار آدھی رات
ہوش و صبر و قرار کا دامن
ہوگیا تار تار آدھی رات
میری فریاد کا جواب تو دے
بول اے کردگار ! آدھی رات

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

12th February 2010 – 18th March 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 12th March 2010

00:05 MTA World News & Khabarnama
00:40 Tilawat
00:55 Yassarnal Qur'an
01:25 Insight & Science and Medicine Review
02:00 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th November 1996.
03:05 MTA World News & Khabarnama
03:35 Historic Facts
04:05 Seerat-un-Nabi (saw)
04:40 Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 24th February 1999.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine News Review
07:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 17th November 2007.
08:25 Le Francais C'est Facile: lesson no. 86.
08:50 Siraiki Service
09:30 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 21st January 1994.
10:10 Indonesian Service
11:10 Seerat-un-Nabi (saw)
11:55 Tilawat, Insight & Science and Medicine News
13:00 Live Friday sermon
14:15 Dars-e-Hadith
14:30 Bangla Shomprochar
15:25 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:10 Friday Sermon [R]
17:10 Jalsa Salana Nigeria 2008: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, on 3rd May 2008 from the ladies Jalsa Gah.
18:05 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 Insight & Science and Medicine Review
21:05 Friday Sermon [R]
22:20 Jesus In India
23:15 Reply to Allegations [R]

Saturday 13th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
01:40 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 20th November 1996.
02:50 MTA World News & Khabarnama
03:20 Friday Sermon: recorded on 12th March 2010.
04:25 Rah-e-Huda: recorded on 20th February 2010.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:00 Jalsa Salana Qadian 2005: concluding address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, rec. on 28th December 2005.
08:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 10th February 1984.
09:00 Friday Sermon [R]
10:05 Indonesian Service
11:05 French Service
12:10 Tilawat & Yassarnal Qur'an
12:50 Live Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
13:50 Bangla Shomprochar
14:50 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor, recorded on 13th March 2010.
16:00 Khabarnama
16:10 Rah-e-Huda: interactive talk show
17:40 Yassarnal Qur'an
18:15 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 International Jama'at News
21:05 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:10 Rah-e-Huda [R]
23:40 Friday Sermon [R]

Sunday 14th March 2010

00:50 MTA World News & Khabarnama
01:15 Seerat-un-Nabi (saw)
01:50 Tilawat
02:00 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st November 1996.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:25 Friday Sermon: rec. on 12th March 2010.
04:30 Faith Matters
05:30 Ken Harris Oil Painting
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor recorded on 18th November 2007.
07:30 Faith Matters [R]
08:35 Seerat-un-Nabi (saw)
09:20 Jalsa Salana Australia 2006: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 15th April 2006 from the ladies Jalsa Gah.
10:00 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 30th November 2007.
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25 Yassarnal Qur'an
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon [R]
15:05 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
16:05 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:20 Faith Matters [R]
17:20 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Live Arabic Service
20:35 First Aid Measures
21:05 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:15 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 15th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:20 International Jama'at News
01:55 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th December 1996.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:40 Friday Sermon: rec. on 12th March 2010.
05:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 21st May 1995. Part 1.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & International Jama'at News
07:05 Talaba Jamia kay Saath Ek Nashist: An educational class with Huzoor and members of Jamia Ahmadiyya UK, recorded on 13th March 2010.
08:10 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd May 1999.
09:20 Seerat-un-Nabi (saw)
10:00 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Rec. on 8th January 2010.
11:15 Jalsa Salana Speeches: a speech delivered by Muhammad Karimuddin Shahid about the life and character of the Promised Messiah (as).
12:00 Tilawat & International Jama'at News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: rec. on 6th March 2009.
14:45 Seerat-un-Nabi (saw)
15:25 Jalsa Salana Speeches [R]
16:00 Khabarnama
16:10 Talaba Jamia kay Saath Ek Nashist [R]
17:25 Jalsa Salana Speeches [R]
18:05 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 10th December 1996.
20:30 International Jama'at News
21:05 Talaba Jamia kay Saath Ek Nashist [R]
22:10 Jalsa Salana Speeches
22:45 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
23:15 Friday Sermon [R]

Tuesday 16th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat, Dars-e-Hadith, Insight & Science and Medicine Review
01:35 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th December 1996.
02:35 Le Francais C'est Facile
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:30 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd May 1999.
04:10 Jalsa Salana Germany 2009: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 16th August 2009.
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, Insight & Science and Medicine Review
07:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 1st April 2007.
08:25 Question and Answer Session: rec. on 21st May 1995. Part 2.
09:20 Al Mahdi Mosque Inauguration: a documentary about the inauguration of Al Mahdi mosque in Bradford.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 5th June 2009.
12:00 Tilawat, Insight & Science and Medicine Review
12:45 Yassarnal Qur'an
13:15 Bangla Shomprochar
14:15 Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 4th November 2007.
15:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class [R]
16:00 Khabarnama: daily international Urdu news.
16:15 Question and Answer Session [R]
17:00 Yassarnal Qur'an [R]
17:30 Historic Facts
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 19th February 2010.
20:35 Insight & Science and Medicine Review
21:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class [R]
22:10 Lajna Imaillah UK Ijtema [R]
22:45 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.

Wednesday 17th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat
00:40 Yassarnal Qur'an
01:20 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th December 1996.
02:25 Learning Arabic
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:30 Toronto & Niagara
04:00 Question and Answer Session: rec. on 21/05/95.
05:00 Al Mahdi Mosque Inauguration
05:20 Lajna Imaillah UK Ijtema 2007
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Ken Harris' Oil Painting
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 1st December 2007.
08:10 MTA Sports
09:00 Question and Answer Session: recorded on 9th July 1995. Part 2.
10:10 Indonesian Service
11:10 Swahili Service
12:00 Tilawat
12:10 Yassarnal Qur'an
12:30 From the Archives: Friday sermon delivered on 12th September 1986 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), on the blessings of Martyrdom.
13:10 Bangla Shomprochar
14:15 Jalsa Salana Fiji 2006: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 29th April 2006.
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
16:00 Khabarnama
16:10 Ken Harris Oil Painting
16:40 Yassarnal Qur'an [R]
17:05 Question and Answer Session [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 12th December 1996.
20:30 MTA Sports
21:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
22:00 Jalsa Salana Fiji 2006 [R]
23:15 From the Archives [R]

Thursday 18th March 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th December 1996.
02:15 MTA Sports
03:10 MTA World News & Khabarnama
03:45 From the Archives
04:40 Ken Harris Oil Painting
05:10 Jalsa Salana Fiji 2006: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:45 Children's class with Huzoor, recorded on 2nd December 2007.
08:05 Faith Matters
09:10 English Mulaqat: mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 10th March 1996.
10:20 Indonesian Service
11:20 Pushto Muzakrah
12:05 Tilawat
12:15 Yassarnal Qur'an
12:30 Dars-e-Malfoozat
13:00 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, recorded on 12th March 2010.
14:05 MTA Variety
14:45 Tarjamatul Qur'an Class: Class no. 302.
16:00 Khabarnama
16:30 Yassarnal Qur'an [R]
16:45 English Mulaqat [R]
18:00 MTA World News
18:25 Arabic Service
20:25 Faith Matters [R]
21:30 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:35 Children's class with Huzoor, recorded on 2nd December 2007. [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 | Friday 05 March , 2010 | Issue No. 10

مسند احمد بن حنبل کی ایک معروف حدیث کے اردو ترجمہ میں

تلبیس و تضلیل کی ایک مکروہ کوشش

(احمد طاہر مرزا - ربوہ)

جنوری2010ء میں اہل حدیث مکتب کے ایک ادارہ مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور (جو حدیث وعلوم حدیث کے موضوعات اور تراجم شائع کرنے میں اچھی شہرت رکھتا ہے) نے مسند امام احمد بن حنبل کا 14 جلدوں پر مشتمل اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ مسند احمد بن حنبل کا یہ مجموعہ جو 27100/ احادیث پر مشتمل ہے اور ایک نوجوان مولوی ظفر اقبال نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ مع عربی متن اور بامحاورہ ہے۔ تاہم جو احادیث Repeat ہوئی ہیں ان کا دوبارہ ترجمہ نہیں کیا گیا۔ دیباچہ میں باوجود دیانتداری اور غیر جانبداری کے اقرارات کے اس کے ترجمہ کا حق ادا نہیں کیا گیا بلکہ ایک جگہ واضح طور پر تلبیس و تضلیل سے کام لیا گیا ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں ایک مسند حضرت ابو ہریرہؓ کا ہے جن سے امام مہدی و عیسیٰ بن مریم کی بابت کئی احادیث مروی ہیں۔ جن میں مسیح بن مریم کے بارہ میں حکماً عدلاً و امام مہدی کے الفاظ کے ایزاد و اختلاف کے ساتھ کئی روایات بیان کی گئی ہیں۔ تاہم ایک حدیث میں واضح طور پر ” عِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ إِمَاماً مَهْدِیًّا “ کے الفاظ آئے ہیں جو ابن ماجہ کتاب الفتن کی روایت وَلَا الْمَهْدِی اِلَّا عِیْسٰی اور مستدرک امام حاکم کی روایت لَا الْمَهْدِی اِلَّا عِیْسٰی کی بھی خوب تصدیق کرتے ہیں۔ مسند احمد کی مذکورہ روایت نہایت واثقانہ انداز میں تصدیق کرتی ہے کہ دراصل عیسی بن مریم ہی امام مہدی ہوں گے اور ہیں۔

پوری مسند میں ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث صرف ایک مرتبہ ہی آئی ہے کہ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یُوشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ أَنْ یَلْقٰی عِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ إِمَاماً مَهْدِیًّا وَحَکَماً عَدْلاً فَیَکْسِرُ الصَّلِیبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا۔ (مسند احمد بن حنبل مسند ابو ہریرہؓ، جلد دوم حدیث نمبر -9562)

جس کا درست ترجمہ یہ ہے کہ امام محمد بن سیرینؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو امام مہدی اور حکم عدل ہونے کی حالت میں ملے۔ وہ صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور ان کے زمانہ میں جنگ موقوف ہو جائے گی۔

جبکہ مولوی ظفر اقبال صاحب نے اس روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک منصف حکمران کے طور پر نزول فرمائیں گے، جو زندہ رہے گا وہ ان سے ملے گا، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور ان کے زمانہ میں جنگ موقوف ہو جائے گی۔“

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد چہارم، مسند ابی ہریرہؓ، حدیث نمبر9312، مترجم مولانا محمد ظفر اقبال، مکتبہ رحمانیہ لاہور، سن اشاعت جنوری2010ء)

مقام حیرت ہے کہ حدیث کے عربی متن میں **إِمَاماً مَهْدِیًّا** کے الفاظ مولانا ظفر اقبال (مترجم) نے پورے درج کئے ہیں تاہم ترجمہ کرتے وقت **إِمَاماً مَهْدِیًّا** کے الفاظ بالکل چھوڑ گئے۔

اس قسم کی چالاکی کا مظاہرہ غالباً اس لئے کیا گیا تا جماعت احمدیہ کے مسیح نبی اللہ و امام مہدی کے متعلق قرآن و حدیث پر مبنی واضح موقف کی کھلی کھلی تائید کو سادہ لوح قارئین نہ سمجھ سکیں۔

ہم مولانا موصوف سے سوال پوچھتے ہیں کہ دو تین سال میں نہایت محنت اور عرقریزی سے جو یہ ترجمہ آپ نے کیا ہے اس میں اس قسم کی حرکات کر کے کیا آپ ثواب کمانے کی بجائے تحریف کرنے والے گروہ میں نہیں لکھے جائیں گے؟

مولانا موصوف کی یہ حرکت کوئی نئی بات نہیں بلکہ آج سے نصف صدی قبل حدیث کے بڑے معروف عالم ناصر الدین البانی نے بھی سنن ابن ماجہ کی حدیث وَلَا الْمَهْدِی اِلَّا عِیْسٰی کے بعض راویوں کو بڑی خاص تگ و دو کے بعد ضعیف قرار دیا اور مقصد یہ تھا کہ اس حدیث سے جماعت احمدیہ کے استدلال کو غلط ثابت کیا جائے اور جس حد تک ممکن ہے حقائق پر پردہ ڈال دیا جائے۔

کیا یہ جائز ہے کہ انسان اپنی ذاتی و جذباتی سوچ، فکر اور عقیدہ کے تحفظ کی خاطر آنحضرت ﷺ کے ارشادات کو اپنی خواہشات اور اپنے خود ساختہ عقائد کی ترجمانی کی بھینٹ چڑھا دے۔ خدارا خود کو بدلیں فرمودات نبوی ﷺ کو نہ بدلیں۔

مسند احمد بن حنبل میں اس مضمون کی جو روایات حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں ان میں سے بطور نمونہ بعض احادیث پیش خدمت ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَیُوشِکُ أَنْ یَنْزِلَ فِیکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَماً عَادِلاً وَإِمَاماً مُقْسِطاً یَکْسِرُ الصَّلِیبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیضُ الْمَالُ حَتَّی لاَ یَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔ (مسند احمد بن حنبل مسند ابوہریرہؓ، جلد دوم حدیث نمبر7894)

اس حدیث میں **ابْنُ مَرْیَمَ حَکَماً عَادِلاً وَإِمَاماً مُقْسِطاً** کے الفاظ آئے ہیں۔

یعنی مسیح ابن مریم ایک عادل حَکَم اور منصف امام ہوں گے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِینَاءَ مَوْلَی ابْنِ أَبِی ذُبَابٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَماً عَدْلاً فَیَکْسِرُ الصَّلِیبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیرَ وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَةَ لیترکن القلاص فلا یسعی علیها ولتذهبن الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ ولیدعون إلَی الْمَالِ فَلاَ یَقْبَلُهُ أَحَدٌ۔ (مسند احمد بن حنبل مسند ابوہریرہؓ، جلد دوم حدیث نمبر 10676)

اس روایت میں ” **الْمَسِیحُ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ أَنْ یَنْزِلَ حَکَماً عَدْلاً** “ کے الفاظ مرقوم ہیں۔

عَنِ الْوَلِیدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ یُوشِکُ الْمَسِیحُ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ أَنْ یَنْزِلَ حَکَماً قِسْطاً وَإِمَاماً عَدْلاً فَیَقْتُلَ الْخِنْزِیرَ وَیَکْسِرَ الصَّلِیبَ وَتَکُونَ الدَّعْوَةُ وَاحِدَةً. فَأَقْرِئُوهُ أَوْ أَقْرِئْهُ السَّلاَمَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُحَدِّثُهُ فَیُصَدِّقُنِی فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ أَقْرِئُوهُ مِنِّی السَّلاَمَ.

(مسند احمد بن حنبل مسند ابوہریرہؓ، جلد دوم حدیث نمبر -9359)

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ یَنْزِلُ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ إِمَاماً عَادِلاً وَحَکَماً مُقْسِطاً فَیَکْسِرُ الصَّلِیبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیرَ وَیُرْجِعُ السَّلْمَ وَیَتَّخِذُ السُّیُوفَ مَنَاجِلَ وَتَذْهَبُ حُمَةُ کُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ وَتُنْزِلُ السَّمَاءُ رِزْقَهَا وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ بَرَکَتَهَا حَتَّی یَلْعَبَ الصَّبِیُّ بِالثُّعْبَانِ فَلاَ یَضُرُّهُ وَیُرَاعِی الْغَنَمَ الذِّئْبُ فَلاَ یَضُرُّهَا وَیُرَاعِی الْأَسَدُ الْبَقَرَ فَلاَ یَضُرُّهَا۔ (مسند احمد بن حنبل مسند ابوہریرہؓ، جلد دوم حدیث نمبر 10532)

ان روایات میں ” **ابْنُ مَرْیَمَ حَکَماً مُقْسِطاً** اور **إِمَاماً عَادِلاً** “ کے الفاظ مرقوم ہیں۔

حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیدٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ یُوشِکُ أَنْ یَنْزِلَ فِیکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَماً مُقْسِطاً یَکْسِرُ الصَّلِیبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیضُ الْمَالُ حَتَّی لاَ یَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

(مسند احمد بن حنبل مسند ابوہریرہؓ، جلد دوم حدیث نمبر 7471)

عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَیْرَةَ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَیُوشِکَنَّ أَنْ یَنْزِلَ فِیکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَماً مُقْسِطاً یَکْسِرُ الصَّلِیبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیضُ الْمَالُ حَتّٰی لاَ یَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

(مسند احمد بن حنبل مسند ابوہریرہؓ، جلد دوم حدیث نمبر 11235)

نماز میں قرآن شریف کھول کر پڑھنا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قرآن شریف کی لمبی سورتیں یاد نہیں ہوتیں اور نماز میں پڑھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ کیا ایسا کر سکتے ہیں کہ قرآن شریف کو کھول کر سامنے کسی رحل یا میز پر رکھ لیں یا ہاتھ میں لے لیں اور پڑھنے کے بعد الگ رکھ کر رکوع سجود کر لیں اور دوسری رکعت میں پھر ہاتھ میں اٹھا لیں۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا: اس کی کیا ضرورت ہے۔ آپ چند سورتیں یاد کر لیں اور وہی پڑھ لیا کریں۔ (ذکر حبیب۔ صفحہ 174)

سینہ پر دم

ایک دفعہ عاجز راقم لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا اور جماعت لاہور کے چند اور اصحاب بھی ساتھ تھے۔ صوفی احمد دین صاحب مرحوم نے مجھ سے خواہش کی کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سفارش کر کے صوفی صاحب کے سینہ پر دم کرادوں۔ چنانچہ حضرت صاحبؑ کو چہ بندی میں سے اندرون خانہ جارہے تھے جبکہ مَیں نے آگے بڑھ کر صوفی صاحب کو پیش کیا اور ان سے درخواست عرض کی۔ حضورؑ نے کچھ پڑھ کر صوفی صاحب کے سینہ پر دم کر دیا (پھونک مارا) اور پھر اندر تشریف لے گئے۔

(ذکر حبیب۔ صفحہ 175-176)